صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 12 دسمبر 2022ء بمطابق 17 جمادی الاوّل 1444 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ Oنَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ Oحَتّٰی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَآ Oاَتٰـهَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ Oکَذٰلِكَ نُـفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔

(ترجمہ): دنیا کی یہ زندگی (جس کے نشے میں مست ہو کر تم ہماری نشانیوں سے غفلت برت رہے ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار، جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں، خوب گھنی ہو گئی، پھر عین اس وقت جبکہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں اور ان کے مالک یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ہم ان سے فائدہ اُٹھانے پر قادر ہیں، یکایک رات کو یا دن کو ہمارا حکم آ گیا اور ہم نے اسے ایسا غارت کر کے رکھ دیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں اس طرح ہم نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں۔ (تم اِس ناپائیدار زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر 15196، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 15196 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے حلقہ PK-70 اور 71 میں سال 2013ء سے لیکر 2018ء کے دوران ٹیوب ویلز لگائے ہیں؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران لگائے گئے ٹیوب ویلوں میں کتنے سولر پر اور کتنے بجلی پر چلتے ہیں، تفصیل بمعہ لاگت / خرچہ الگ الگ فراہم کی جائے، نیز کہاں کہاں پر کس کی اراضی پر لگائے گئے ہیں، ان کے نام، پتہ اور اراضی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ٹیوب ویلوں سے کتنی اراضی سیراب اور سیراب کے لئے کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ PK-70 اور 71 میں 2013ء سے لیکر 2018ء تک 82 ٹیوب ویل منظور ہوئے ہیں۔

(i) PK-70 میں 21 ٹیوب ویل منظور ہوئے ہیں، مذکورہ بالا سب ٹیوب ویلز فعال ہیں اور تمام ٹیوب ویلز سولر سسٹم پر چلتے ہیں، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ PK-71 میں 61 ٹیوب ویلز منظور ہوئے ہیں، مذکورہ بالا سب ٹیوب ویلز فعال ہیں اور تمام ٹیوب ویلز سولر سسٹم پر چلتے ہیں، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ مذکورہ بالا تمام ٹیوب ویلز سولر سسٹم پر چلتے ہیں، دیگر تفصیلات، لاگت اور پتہ بمعہ نام زمیندار لف ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ii) ایک ٹیوب ویل سے تقریباً 30 ایکڑ سے لیکر 60 ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے اور آبپاشی کا طریقہ کار اور وار بندی زمینداران آپس میں خود طے کرتے ہیں کیونکہ تنصیب کے بعد ٹیوب ویل زمینداروں کے

حوالے کیا جاتا ہے، اس کے بعد اس کی مرمت اور دیکھ بھال ان کی ذمہ داری ہوتی ہے، (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے بس مجھے Reply دیا ہے، ٹھیک ہے، بس جو چیز میں نے مانگی تھی وہ انہوں نے ہمیں Provide کی ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے، بس ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ Satisfied ہیں، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15320، نگہت اور کزئی صاحبہ۔

* 15320 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ آبپاشی کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے میں کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) موجودہ حکومت نے چیف انجینئر محکمہ آبپاشی (ضم اضلاع) کے ذریعے ضلع کرم کو مالی سال 2020-21ء میں اے ڈی پی اور اے آئی پی کے تحت کل 238.898 ملین مختص کر کے ریلیز کئے تھے جو کہ اسی سال یعنی 2020-21ء میں خرچ کئے گئے۔ اسی طرح موجودہ حکومت نے مالی سال 2021-22ء میں اے ڈی پی اور اے آئی پی کے تحت کل 294.987 ملین روپے مختص کئے تھے اور ریلیز ہونے پر 2021-22ء میں خرچ کئے گئے، جبکہ ایریگیشن ڈویژن کرم کو مالی سال یعنی 2022-23ء میں مختص شدہ، ریلیز شدہ اور تاحال خرچ شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مختص شدہ رقم	506.987 ملین روپے
ریلیز شدہ رقم	46.398 ملین روپے

تاحال خرچ شدہ رقم 46.235 ملین روپے

جبکہ باقی ماندہ فنڈز جو کہ 460.589 ملین روپے بنتے ہیں محکمہ کے پاس 0.163 ملین روپے دستیاب ہیں اور بقایا یعنی مبلغ 213.221 ملین روپے کی دستیابی کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کو خط لکھا گیا ہے۔

(مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میرا ابھی ایریگیشن کا سوال ہے اور اس میں میں نے وزیر آبپاشی سے یہ پوچھا ہے کہ سابقہ فاٹا کے لئے کتنے فنڈز مختص ہوئے ہیں؟ انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ جو 506 ملین روپے وہ تو مختص ہوئے تھے لیکن اس میں 45 ملین روپے ریلیز ہوئے ہیں، جو باقی ماندہ پیسے ہیں وہ کہاں پر انہوں نے Re-allocation کی ہے؟ دوسری بات، ڈیپارٹمنٹ نے ایک اور غلطی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ جو 213 ملین روپے ہیں وہ محکمے سے ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ہمیں دے لیکن 0.16 ملین روپے وہ آگے کہتے ہیں کہ دستیاب ہیں۔ جناب سپیکر، 460 ملین روپے نہیں بنتے ہیں، جواب ہی سارا غلط ہے، میں چاہتی ہوں کہ فاٹا کے لئے، دیکھیں، ہم لوگ یہاں پر آتے ہیں، اس دن بھی میرا ٹرانسپورٹ پر بھی اورکزئی کے لئے ایک سوال تھا، اسی طرح باجوڑ پر سوال تھا لیکن پہلے میری بات ذرا غور سے سن لیں کہ جناب سپیکر صاحب، عدم دلچسپی کی وجہ سے ہمارے سوالات ضائع ہو جاتے ہیں، بہر حال میں یہ چاہتی ہوں کہ اس کے ساتھ ایک اور Related ADP No. 2286 جو کہ 2021ء اور 2023ء کی، یہ آپ کا اے ڈی پی نمبر ہے 2286، اس میں جو Completed dams ہیں، اس میں جو لوگ آپ نے بھرتی کئے اور جو یہاں سے ریگولرائز ہوئے، ان کو نہ تو ابھی تک چھ مہینے کی کوئی تنخواہ ملی ہے اور نہ ہی ان کو ریگولرائز کیا جا رہا ہے، یہ ایک بہت بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے اور یہ فاٹا کے لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے، فاٹا کے لوگوں کو بنیادی سہولیات دینا خیبر پختونخوا پر ان کا حق بنتا ہے، آپ کے ڈیپارٹمنٹ پر حق بنتا ہے، اس کو ذرا دیکھیں کہ میں نے جو اے ڈی پی نمبر 2286 آپ کو بتائی ہے، اس میں لوگ 2021ء اور 2022ء ریگولرائزڈ ہوئے ہیں لیکن ان کے چھ مہینے ہو گئے ہیں کہ ابھی تک تنخواہ نہیں ملی ہے، ایک تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو ایکس فاٹا اور جو Merged areas ہیں ان کو ترقی ملے، ان میں سپورٹس کمپلیکس بنیں، ان میں ہاسپیٹلز بنیں، ان میں انجینئرنگ کالجز بنیں، ان میں ہم لوگ ان کے لئے

سب کچھ ویسے ہی بنائیں جیسے کہ ہم Settled areas میں رہنے والوں کے لئے کر رہے ہیں، خدا کے لئے میرے قبائل کے لئے، میں تمام منسٹرز صاحبان سے اور سی ایم صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ ان لوگوں کے لئے جو باجوڑ، اورکزئی، کرم، مہمند اور صدہ میں رہ رہے ہیں، یہ تمام میرے اضلاع ہیں، ان تمام اضلاع کے لئے جو بھی میں کوئی کوئسچن لاتی ہوں، ان کوئسچنز کو ذرا Seriously لیا کریں کیونکہ یہ کوئسچنز جو ہوتے ہیں یہ میں ان غریب عوام کے لئے لاتی ہوں جو سالہا سال چکی میں پستے رہے لیکن ابھی چونکہ وہ Merged ہو چکے ہیں، یہ Merged areas ہمارے لئے بہت Neglected areas ہیں، اس میں چاہیئے یہ کہ ہم ان کو Settled areas سے بھی زیادہ فنڈز دیں اور ان کے لوگوں کو ریگولرائز کریں، ان کو Job opportunities دیں، ان کو کھیلوں کی Opportunities دیں، ان کو تعلیم کی Opportunities دیں، ان کو انجینئرنگ کی Qualification دیں تاکہ یہ ایک مد میں ہمارے ساتھ آکر بیٹھیں، بجائے اس کے کہ یہ Negative کی طرف چلے جائیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب ارشد ایوب خان۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر آبپاشی): شکریہ جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے ادھر بڑے Important questions کئے ہیں، ان کا جو پہلا سوال ہے کہ اے ڈی پی میں کسی پراجیکٹ سے Re-allocation کیوں ہوئی ہے؟ اس میں میں میڈم کو یہ کہوں گا کہ اگر Utilization اور Progress کسی پراجیکٹ میں کم آرہی ہے تو اس کی کافی ساری Reasons ہو سکتی ہیں، ہمارے کافی Merged areas کے سیکورٹی حالات کچھ جگہوں پر ایسے ہیں جدھر اتنا Speedy work نہیں ہو سکتا، محکمہ فنڈز پھر Re-appropriate کرتا ہے، جدھر ہمارے پراجیکٹس Slow working پر چل رہے ہوتے ہیں، وہ فنڈز وہاں سے اٹھا کر Merged areas کے Fast side پر منتقل کرتے ہیں، میں آپ کو Surety دلاتا ہوں کہ Merged areas کے جو فنڈز ہیں وہ محکمہ Settled areas میں کبھی بھی نہیں لاتا ہے، نہ ہم لا سکتے ہیں اور نہ ہمیں قانون Allow کرتا ہے۔ دوسرا نگہت بی بی نے سوال کیا ہے کہ 2022-23ء کی اے ڈی پی میں، اس وقت Merged areas کی Generally پوزیشن یہ ہے کہ آپ سب کو مجھ سے بہتر پتہ ہے کہ فنڈنگ کے بڑے سیریس ایشوز بنے ہوئے ہیں، ہمارے ادھر دو قسم کی سکیمیں چلتی ہیں، ایک اے ڈی

پی سکیمیں ہیں اور دوسری ہماری Accelerated Integrated Programs ہیں، اس کا زیادہ پیسہ سنٹر سے آنا ہوتا ہے، کچھ صوبائی حکومت دیتی ہے اور پنجاب کا بھی شیئر ہے، باقی صوبوں کا بھی ہے، جب تک مرکز میں ہماری حکومت تھی، اس وقت پنجاب سے ایک Certain amount آتی رہی، صوبہ بھی اپنا Full share دیتا رہا ہے، ابھی بد قسمتی سے گورنمنٹ چینج کی وجہ سے مرکز سے بالکل اے آئی پی سکیم کو پیسہ آنا بند ہو گیا ہے، میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے صوبے کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے، میں اپنے اپوزیشن کے آنریبل ممبرز سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ ان کی وفاق میں پی ڈی ایم کی گورنمنٹ ہے، ہم بھی کوشش کریں گے اور ہم تو آپ سے ریکویسٹ کرتے رہتے ہیں، ہمارا فنانس منسٹر بھی کرتا رہتا ہے، ہمارے سی ایم صاحب نے بھی Different forums پر کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بھی فرض بنتا ہے کہ اپنے صوبے کے Merged areas کے لئے جتنا بھی ہو سکتا ہے، ادھر سے فنڈنگ لائیں۔ جناب سپیکر، آنریبل ممبر کا آخری سوال یہ تھا کہ ہمارے جو ڈیمز Complete ہو گئے ہیں، ان میں ابھی تک Posts sanctioned نہیں ہوئی ہیں یا لوگوں کو Jobs نہیں ملی ہیں، آپ کا سوال یہی تھا غالباً، میڈم، اس میں یہ ہے کہ جب ڈیم Complete ہوتا ہے، اس میں ایک Physical completion ہوتی ہے اور ایک پیپرز میں ہوتی ہے، پھر اس کو Handover کرنا پڑتا ہے، میں عرض کروں کہ اس میں ہمارا پورا ایک ڈائریکٹوریٹ ہوتا ہے سمال ڈیمز کا، جب وہ Complete کر دیتا ہے تو پھر ہمارا Routine کا جو محکمہ ہے اس کو حوالہ کر دیتا ہے، وہ ایس این ایز شاید In the process ہوں گی، یہ تو سوال کا حصہ نہیں تھا لیکن اس کا میں پتہ کروالوں گا، اس میں اگر کوئی Delay ہے تو ان شاءاللہ وہ ہم دور کریں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ضمنی کوئسچنز تو خیر پہلے میرے دوسرے Colleagues کر لیں گے لیکن اگر مرکز سے پیسہ نہیں مل رہا ہے، دیکھیں، ہم اپنی خدمات آپ کو حاضر کرتے ہیں، ہم اپوزیشن کے لوگ آپ کے ساتھ ہیں، ہم چاہتے ہیں یہ ہمارا صوبہ ہے، میں اپنے صوبے کے لئے جان بھی دے سکتی ہوں، میں اپنے صوبے کے لئے اپنے آپ کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر سکتی ہوں، آپ مجھے کہہ دیں میں جا کر لیڈ کروں گی لیکن آپ بھی تو کچھ ہمت کریں ناں۔

؎ انا کے زعم میں خود کو اجاڑنے والو

جلو تمام عمر قربتوں کی چاہت میں

جب آپ انا پرستی اور خودداری کو لے آئیں گے کہ ہم نے فلاں سے بات نہیں کرنی ہے، ہم نے فلاں سے بات نہیں کرنی ہے تو پھر وہ قرب کے جو راستے ہیں، اس کی خواہش پھر ہمیشہ کے لئے رہ جاتی ہے کہ ہمارے قربت کے جو فاصلے ہوتے ہیں وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کو کم سے کم کردیں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمارے محترم منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ مرکز سے ابھی ہمیں پیسے نہیں مل رہے ہیں، اس صوبے کے لئے ہمیں جہاں بھی جانے کی ضرورت پڑتی ہے، ہم ضرور جائیں گے، یہ ہمارا صوبہ ہے لیکن میرے حلقے میں ابھی تک 2017-18ء کی سکیمیں 50 لاکھ اور 30 لاکھ روپوں کی شروع ہیں لیکن ابھی 2022ء تک وہ Complete نہیں ہوئی ہیں، یہ پیسے ابھی آپ کے کہنے کے مطابق انہوں نے روک لئے ہیں اور وہ نہیں دے رہے ہیں، صوبے کا حصہ نہیں دے رہے ہیں لیکن ہمارا 30 لاکھ اور 40 لاکھ کا ایک ایریگیشن چینل جو ابھی تک ہمارے ٹیوب ویلز، ہم تو پہلے سے بھی ستائے ہوئے ہیں، 2010ء کے سیلابوں میں، Militancy میں، زلزلوں میں، دیر اپر اور دیر لوئر پر ابھی جو سیلاب آیا ہے، ہمارے ضلعے ہیں، وہاں پر تباہی ہو گئی ہے، وہ 2017ء کی جو سکیمیں ہیں ابھی تک وہ Complete نہیں ہوئی ہیں، اس لئے ہم یہ کہہ رہے ہیں، ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ آپ ان ضلعوں پر رحم کریں، جو پسماندہ ضلعے ہیں، آپ تو ان کے حق نہیں دے رہے ہیں، پھر آپ یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں مرکز سے پیسے نہیں مل رہے ہیں، آپ ہمارا حق بھی مانا کریں ناں، اللہ ہی فرماتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جب آپ زمین والوں پر رحم کریں تو ہم آپ پر رحم کریں گے، یہ رحم نہیں کرتے ہیں، اس وجہ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، ٹھیک ہے۔ نلوٹھا صاحب، اس پر دو سپلیمنٹریز ہوگئی ہیں، جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے میں بھی اسی طرح کے کافی سارے مسائل ہیں، میں ارشد ایوب صاحب سے بڑی توقع رکھتا تھا، میں نے بذات خود ایک دو دفعہ ریکویسٹ بھی کی ہے کہ جو ایک دو روڈز ہیں جو ندی نالوں میں طغیانی کی وجہ سے ختم ہوگئے تھے، انہوں نے کمٹمنٹ بھی کی تھی لیکن ابھی آج یہ سن کر مجھے بڑی حیرانگی ہوئی ہے کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں ہے، مرکزی حکومت نہیں دے رہی ہے، جناب سپیکر صاحب، ساڑھے تین سال تو تحریک انصاف کی حکومت مرکز میں رہی ہے، یہ تو ابھی چھ سات، آٹھ مہینوں کی بات ہے، پھر بھی ہم سب اپوزیشن والے یہ کہہ رہے ہیں کہ صوبے کے حقوق کی خاطر ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ کو جہاں بھی جانا پڑا ہم آپ کے ساتھ جائیں گے لیکن ان ساڑھے تین سالوں کا ذرا ارشد ایوب صاحب حساب دے دیں، جب آپ کی حکومت تھی، تحریک انصاف کی حکومت تھی۔

جناب سپیکر: .Okay جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: تھینک یو جناب سپیکر، آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ ارشد ایوب صاحب ہمارے دوست بھی ہیں، ان کو یہ گلہ ہے کہ مرکز ہمیں پیسے نہیں دے رہا، یہ صوبہ ہمارا ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن میں ذرا کہنا چاہتا ہوں کہ ساڑھے تین سال میں انہوں نے اپوزیشن کے اضلاع کو کیا دیا ہے؟ خٹک صاحب کو اللہ خوش رکھے وہ ایریگیشن منسٹر تھے، ہم 2002ء میں بھی ممبر تھے، آپ بھی تھے، اس تعلق پر انہوں نے خود کہا تھا کہ کچھ سکیمیں آپ لوگوں کے علاقوں میں ہم کرنا چاہتے ہیں، ٹینڈرز بھی ہوگئے، لوگوں کو ہم نے کہا کہ فنڈز بھی منظور ہوگئے، میں منسٹر صاحب کے دفتر میں دو تین دفعہ گیا بھی ہوں، اللہ اس کو خوش بھی رکھے، یہ کہتے ہیں کہ فنڈ نہیں ہے، اب آج ہم اس اسمبلی میں یہ رونا روتے ہیں کہ مرکز ہمیں پیسے نہیں دی رہا، سڑکیں ہم دیکھتے ہیں، روزانہ اخباروں میں ٹینڈرز ہوتے ہیں، جناب سپیکر، مائنڈ نہ کریں، آپ کا حلقہ بھی ہے، آپ کو بھی حلقے کے لوگوں نے منتخب کیا ہے، ایبٹ آباد میں آپ افتتاح بھی کرتے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی کر رہے ہیں، ارشد ایوب صاحب بھی روزانہ دیکھتا ہوں کہ سکیموں کا افتتاح کرتے ہیں، ہمیں

بھی دیکھ لیں کہ ہم بھی منتخب نمائندے ہیں، ہمارے علاقے میں کیا ہو رہا ہے؟ خدا کے لئے انصاف کا توازن برابر رکھا کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، مرکز میں آپ کے لئے لڑیں گے، اگر آپ جائیں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہوں گے لیکن اس وعدے کے ساتھ کہ اس صوبے میں جب فنڈز آئیں تو پھر اس کی تقسیم ضلعوں میں بھی منصفانہ ہو۔ دوسری بات ارشد ایوب صاحب، بہت ضروری ہے، آپ نے کہا کہ ہمارا سمال ڈیمز کا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے، ایک پروسیجر ہوتا ہے، دو دفعہ اس اسمبلی میں میرے ساتھ وعدہ ہوا، میرے حلقے میں دو ڈیمز ہیں، ایک غول ڈیم اور دوسرا مہر دل خیل ڈیم جو 2014ء میں Complete ہوئے ہیں، ان کے آٹھ سال ہو گئے، ابھی تک اس کو Proper staff نہیں ملا کہ لوگوں کو پانی میسر ہو، برائے مہربانی آپ کے ڈیپارٹمنٹ والے ادھر بیٹھے ہوں گے، ایکسیئن کو آرڈر دے دیں کہ جو ڈیمز Complete ہیں ان کو تو چلائیں، ان کے لئے تو فنڈ کی ضرورت بھی نہیں تھی، 60 اور 70 کروڑ روپے اس وقت کی حکومت نے لگائے ہوئے ہیں لیکن آج تک اس سے کوئی مستفید نہیں ہو سکا۔ اکبر ایوب صاحب، آپ میرے بھائی ہیں، آپ ہمارے دوست ہیں لیکن خدا کے لئے بھائیوں کے ساتھ رشتہ بھائیوں جیسا رکھا کریں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر آبپاشی</u>: شکریہ جناب سپیکر، اپوزیشن کے بھائیوں نے میں سمجھتا ہوں کہ بڑے Concerning questions اٹھائے ہیں، میں Honestly feel کرتا ہوں، ہم سارے ممبرز ایک ہی ہیں، ایک برادری کا حصہ ہیں، اس اسمبلی کا حصہ ہیں۔ ایریگیشن کے جو پراجیکٹس ہوتے ہیں، فرض کریں کوئی ڈیم ہے، ادھر جو پانی لگتا ہے، پانی یہ نہیں دیکھتا کہ یہ پیپلز پارٹی ہے یا اے این پی ہے یا پی ٹی آئی ہے، یہ صوبے کی فلاح کے لئے ہے، یہ پراجیکٹس لوگوں کے لئے ہیں، یہ بننے بھی چاہئیں، میں معذرت خواہ بھی ہوں کہ ان کے کافی سارے پراجیکٹس ہیں، اتنے ڈیمز، خیر یہ بڑے پراجیکٹس ہیں، Individual Members کے جو کچھ پراجیکٹس ہیں، جس طرح ثناء اللہ صاحب نے بھی فرمایا وہ Complete ہونے چاہئیں، ان کو فنڈ ملنا چاہیئے تھا، مجھے بڑی خوشی بھی ہوئی ہے کہ کچھ عرصہ پہلے، مہینہ دو مہینے پہلے شاید سی ایم صاحب کے ساتھ اپوزیشن کے پارلیمینٹری لیڈرز کی میٹنگ بھی ہوئی ہے جس میں سی ایم صاحب نے بھی Surety دی ہے کہ ہم آپ کو فنڈنگ کریں گے مگر بات فی الحال ابھی ادھر ہی جاتی ہے۔ دیکھیں، ہم نے آج کی کرنٹ سیچوئیشن

دیکھنی ہے کہ آج ہمارے حالات کیا ہیں؟ آج ہمارے Financially حالات سب کو پتہ ہے، میڈیا کے بھائی ادھر سامنے بیٹھے ہیں، Financially ہم اتنی Sound position میں نہیں ہیں، ہم تو چل رہے ہیں مگر ہمیں وفاق سے جو ہمارا حق بنتا ہے وہ ملنا بڑا ضروری ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں تمام اپوزیشن ممبرز کا کہ جنہوں نے ادھر Full support کا اظہار کیا ہے کہ جی آپ آئیں ہم بھی آپ کے ساتھ جائیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو اپنے صوبے کے لئے جانا چاہیئے، صوبے کے لوگوں کے لئے جانا چاہیئے، وہاں جا کر اپنے صوبے کا جو ہمارا جائز حق ہے وہ ہمیں لینا چاہیئے۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ٹھیک ہے۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب۔ اور منسٹر صاحب کی ریکویسٹ پر اگلے دو کوئسچنز کو ڈیفر کرتے ہیں، اگلے اجلاس کے لئے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

15772 _ حافظ عصام الدین: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جنوبی وزیرستان کو زکواۃ و عشر کے تحت کوئی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مالی سال 19-2018ء اور 20-2019ء اور 22-2021ء میں کتنا فنڈ دیا گیا ہے، اس کی تقسیم کس طریقہ کار کے تحت کی گئی ہے، جن لوگوں میں چیک تقسیم کئے گئے ہیں، ان کی ٹوٹل تعداد، نام، ولدیت، ڈومیسائل، شناختی کارڈ کاپی اور فی کس دی گئی رقم کا ریکارڈ الگ الگ، تحصیل، سب ڈویژن اور سال وائز فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزارش ہے کہ قانون کے مطابق خیبر پختونخوا کو مرکزی حکومت آبادی کے تناسب سے زکواۃ فنڈ جاری کرتی ہے، اسی طرح خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل کی منظوری سے ضلعی زکواۃ کمیٹیوں اور وہاں سے پھر مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو زکواۃ فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔ وضاحت کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے سابقہ فاٹا کے ضم شدہ اضلاع کے لئے مختص شدہ زکواۃ فنڈز کو صرف سابقہ فاٹا کے ضم شدہ

اضلاع ہی میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ خیبر پختونخواز کواۃ و عشر ایکٹ 2011ء کی شق نمبر (2)15 کے تحت مقامی زکواۃ کمیٹی اپنے علاقے میں مستحقین زکواۃ کا تعین کرتی ہے اور تعین شدہ مستحقین میں زکواۃ فنڈ تقسیم کرتی ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ عملہ (Establishment) خیبر پختونخوا نے مورخہ 24 اکتوبر 2018ء کو بذریعہ اعلامیہ سابقہ فاٹا ڈائریکٹوریٹ زکواۃ و عشر اور سوشل ویلفیئر کو سیکرٹری زکواۃ، عشر و سوشل ویلفیئر کے تحت کر دیا ہے، اسی طرح اسٹیٹ بینک آف پاکستان پشاور نے مالی سال 19-2018ء کے بعد مورخہ 2 اگست 2019ء کو سابقہ فاٹا کے زکواۃ فنڈز کو خیبر پختونخوا صوبائی زکواۃ فنڈز کے اکاؤنٹ نمبر 3 میں جمع کیا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔اس لئے تمام ضم شدہ اضلاع کو سال 19-2018ء کے دوران زکواۃ فنڈز جاری نہیں ہوئے ہیں۔ مالی سال 20-2019ء کے دوران ضلع جنوبی وزیرستان کو گزارہ الاؤنس/قدرتی آفات فنڈ کی مد میں مبلغ دو کروڑ سینتالیس لاکھ چوالیس ہزار روپے اور صحت کی مد میں مبلغ آٹھ لاکھ بہتر ہزار روپے جاری ہوئے تھے لیکن مذکورہ مالی سال میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے از خود نوٹس نمبر SMC No. 1 of 2020 بمورخہ 7/5/2020 کے تحت زکواۃ و بیت المال کی تقسیم پر اعتراضات اٹھائے جس کی روشنی میں ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخوا پشاور نے بذریعہ مراسلہ ہذا کو آگاہ کیا اور ہدایت دی کہ زکواۃ فنڈ کا معاملہ عدالت عظمیٰ میں زیر غور ہونے کی وجہ سے فیصلہ ہونے تک زکواۃ فنڈ کی تقسیم نہ کی جائے، خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل نے ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخوا پشاور سے درخواست کی کہ محکمہ ہذا کو زکواۃ فنڈ جاری واستعمال کرنے کی منظوری دی جائے، جس پر ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخوا پشاور نے بذریعہ مراسلہ مورخہ 07-08-2020 کو آگاہ کیا کہ زکواۃ فنڈ کے استعمال پر قانوناً کوئی قانونی امر مانع نہیں ہے، مزید برآں اس سلسلے میں صوبائی زکواۃ کونسل کی ہدایت پر جناب شوکت علی خان، ممبر صوبائی زکواۃ کونسل و صبغت اللہ خان، سینیئر ضلع زکواۃ آفیسر ڈی آئی خان کی نگرانی میں انکوائری بھی کی گئی ہے، انکوائری رپورٹ کے مطابق مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے بینک اکاؤنٹس میں سال 19-2018ء سے زکواۃ فنڈ جمع نہ ہونے اور نہ نکلنے کی وجہ سے تمام بینک اکاؤنٹس غیر فعال ہوئے تھے، جس کی فعالی کے لئے ضلعی زکواۃ آفیسر ساؤتھ وزیرستان نے اپنی طرف سے کافی کوشش کی تھی کو لیکن مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی عدم تعاون اور بینک قوانین کی پیچیدگیوں کی وجہ سے مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے بینک اکاؤنٹس فعال نہ ہو

سکے، لہذا ان وجوہات کی وجہ سے سال 20-2019ء میں ضلع جنوبی وزیرستان میں زکواۃ فنڈ تقسیم نہیں ہوئی، لہذا مذکورہ مالی سال کے غیر استعمال شدہ زکواۃ فنڈ کو واپس اسٹیٹ بینک آف پاکستان پشاور میں خیبر پختونخوا صوبائی زکواۃ فنڈز کے اکاؤنٹ نمبر 3 میں جمع کیا گیا، مالی سال 21-2020ء اور 22-2021ء کے دوران ضلع جنوبی وزیرستان کو جاری ہونے والی زکواۃ فنڈ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، سال 21-2020ء میں مبلغ آٹھ کروڑ ستتر لاکھ چوالیس ہزار روپے کو 7312 مستحقین زکواۃ میں بحساب بارہ ہزار روپے فی کس مستحق بذریعہ چیک تقسیم کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل یعنی نام، ولدیت، شناختی کارڈ وغیرہ ایوان کو فراہم کی گئی، اسی طرح 22-2021ء کے دوران مستحقین زکواۃ میں تقسیم شدہ زکواۃ فنڈز کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی، مزید برآں مذکورہ سالوں کے دوران غیر استعمال شدہ زکواۃ فنڈز کو واپس اسٹیٹ بینک آف پاکستان پشاور میں خیبر پختونخوا صوبائی زکواۃ فنڈز کے اکاؤنٹ نمبر 3 میں جمع کیا گیا، تاہم بعض مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے اکاؤنٹس میں قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے کچھ غیر استعمال شدہ فنڈز پڑا ہے، جس کی واپسی کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے کارروائی جاری ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب، آج کے لئے؛ جناب امجد علی صاحب، آج کے لئے؛ جناب تاج محمد ترند صاحب، آج کے لئے؛ جناب شفیع اللہ خان صاحب، آج کے لئے؛ شکیل احمد صاحب، آج کے لئے؛ سید محمد اشتیاق صاحب، آج کے لئے؛ جناب قلندر لودھی صاحب، آج کے لئے؛ جناب فضل شکور خان، آج کے لئے؛ جناب مصور خان، آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب، آج کے لئے؛ جناب سراج الدین صاحب، آج کے لئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال وزیر صاحب، آج کی لئے؛ جناب ریاض خان، آج کے لئے اور ملک لیاقت علی خان، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

یہ 9 دسمبر 2022ء کی بھی Leave applications تھیں، ذرا وہ بھی میں پڑھ لوں۔ چونکہ اس دن اجلاس کورم کی وجہ سے شاید نہیں ہوا تھا، ان ممبرز نے Applications بھیجی تھیں: سردار حسین بابک صاحب، سید محمد اشتیاق صاحب، جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب فضل شکور صاحب، جناب عبدالکریم صاحب، جناب امجد علی صاحب، جناب فضل مولا صاحب، جناب عزیز اللہ صاحب، جناب فضل حکیم خان صاحب، محترمہ آسیہ اسد صاحبہ، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، جناب رنجیت سنگھ صاحب، جناب شکیل احمد صاحب اور نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر آپ Rule 124 کو Rule 240 کے تحت Relax کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے، جس پر پیپلز پارٹی کی نگہت اورکزئی صاحبہ، جمیعت کے میاں نثار گل صاحب، پی ٹی آئی کے شوکت یوسفزئی، پی ایم ایل کے سردار محمد یوسف زمان صاحب، BAP کی بصیرت بی بی اور اسی طرح عنایت اللہ خان نے بھی Sign کئے ہیں، تو پلیز اگر مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: پہلے Rule relax کرتے ہیں۔

Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Members to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The rule is suspended.

قراردادیں

جناب سردار حسین: تھینک یو، جناب سپیکر۔

ہر گاہ کہ قرآن مجید فرقان حمید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ قیامت تک انسانیت کی مکمل رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ قرآن مجید اپنی تعلیمات کے لحاظ سے ایک انتہائی جامع کتاب ہے جس میں عبادات وریاضت، اخلاقیات ومعاملات، غرض کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے عبرت وسبق آموز تاریخی واقعات کا بیان بھی ہے۔ قرآن کریم دنیا کی واحد کتاب ہے کہ جس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں دنیاوآخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی آسان درس وتدریس کی جائے، چونکہ قرآن مجید حکمت وتدبر کی اعلیٰ کتاب ہے جس کی تعلیمات کی درس وتدریس میں مساجد کے علمائے کرام وآئمہ کرام کی خدمات قابل تحسین ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ صوبے کی تمام مساجد میں قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر آسان وفہم اور قومی وعلاقائی زبانوں میں لازمی قرار دے تاکہ اس صوبے کا ہر ایک باسی اس قابل ہو سکے کہ قرآن مجید کو بہتر طور پر سمجھ سکے اور اپنی زندگی گزارنے کے لئے قرآن مجید کو مشعل راہ بنائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں اس کو سیکنڈ کرتا ہوں لیکن اس کے Continuation میں ایک قرارداد کے لئے ریکویسٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی الگ قرارداد ہے؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ہاں، Rules relax ہو گئے ہیں، میں ایک قرارداد پیش کر رہا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، Rule suspended ہے، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں قرارداد آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو بھی پاس کرایا جائے۔ جناب سپیکر، یہ آپ کے علم میں ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی قرارداد بھیجیں ناں۔
جناب عنایت اللہ: ہاں جی، میری قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جمع ہے، میں نے اس کی کاپی کے لئے ریکویسٹ کی ہے، میں آپ کو تھوڑا Explain کروں کہ میں کس چیز پر قرارداد لایا ہوں، وہ Already اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر کوئی ایک مہینے سے جمع ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن کو 2023ء تک ٹیکس سے استثنیٰ دیا گیا تھا، اب 2023ء آرہا ہے اور ملاکنڈ ڈویژن ہی نہیں پورے قبائلی اضلاع کے اندر ایک بے چینی ہے، آپ کو پتہ ہے کہ وہاں بدامنی ہے، دہشتگردی ہے اور Non-Tax Revenue میں وہ Contribute بھی کر رہے ہیں۔ وہاں کے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، وہ چاہے جس پولیٹیکل پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں، ان سب کے درمیان اس پر Consensus ہے، میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ قرارداد اگر آپ اسی سیشن کے اندر ابھی مجھے اجازت دے دیں، میں ان ساری پولیٹیکل پارٹیز سے اس کو دستخط کرا کے، ابھی اسمبلی کے اندر پیش کرتے ہیں، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں، قرارداد کی ایک کاپی ابھی مجھے مل جائے گی، چونکہ Rule suspended ہے، میں اس وجہ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: میں منگوا رہا ہوں۔
جناب عنایت اللہ: جی، میں قرارداد کی ایک کاپی منگوا رہا ہوں، اس کو سارے لوگوں سے دستخط کروا رہا ہوں، تمام پولیٹکل پارٹیز کے نمائندوں سے اس پر دستخط لے رہا ہوں اور سچی بات یہ ہے کہ آپ کی حکومت کے لئے بھی ایک Positive وہ ہوگی، باقی فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو آگے کیسے چلاتی ہے؟ شکریہ جی۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میر کلام خان، آپ اپنی ریزولیوشن Move کریں، Rule already relaxed ہے۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے کا موقع دیں، میں نے ایک اہم مسئلے پر بات کرنی ہے۔
جناب سپیکر: ریزولیوشنز کو ختم کر لیتے ہیں، پھر دوسری طرف آجاتے ہیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے میری ریزولیوشن ایمر جنسی میں لی، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں، Rule already relaxed ہے۔

جناب سپیکر، پاکستان میڈیکل کمیشن نے تعلیمی سال 23-2022ء کے لئے خیبر پختونخوا کے سرکاری میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالجز میں قبائلی اضلاع اور بلوچستان کے طلباء کے لئے مختص نشستوں میں کمی کی ہے، اس سلسلے میں خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے انتظامیہ نے 8 دسمبر 2022ء کو ایک خط کے ذریعے اس مسئلے سے صوبائی حکومت کو بھی آگاہ کیا ہوا ہے، لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پاکستان میڈیکل کمیشن قبائلی اضلاع اور بلوچستان کے طلباء کے لئے مختص نشستیں دوبارہ بحال کرے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: .Okay جی منسٹر کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ میر کلام بھائی نے جو بات کی ہے، وہ بڑی Important ہے، اس پر Last year اگر آپ کو یاد ہو، میر کلام کو بھی یاد ہو تو اس پر کافی احتجاج بھی ہوئے تھے، پھر خیبر پختونخوا حکومت نے قبائلی اضلاع اور بلوچستان کے سٹوڈنٹس کے لئے باقی پاکستان کے برعکس یعنی پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے برعکس خیبر پختونخوا نے سارا بوجھ اپنے سر پر لیا تھا، اس سال بھی ہم تیار ہیں، ہم نے پاکستان میڈیکل کمیشن کے ساتھ بھی اس ایشو کو Take-up کیا ہے، پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب اس دفعہ پاکستان میڈیکل کمیشن کے جو ٹیسٹس ہوئے ہیں، وہ انہوں نے دوبارہ سے خیبر پختونخوا حکومت یعنی کے ایم یو کے Through کرائے ہیں، ہم نے ایٹا جو ہماری ایجنسی ہے، اس کے Through ہم نے ایک ہزار روپے میں کرائے ہیں، ہماری معلومات کے مطابق سٹوڈنٹس کی طرف سے ہمیں یہ آیا ہے کہ پاکستان میڈیکل کمیشن نے پانچ ہزار روپے یا چھ ہزار روپے ان کو چارج کیا ہے، اس قرارداد کی مناسبت سے میں یہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ تقریباً 47 ہزار طلباء وطالبات کے پیسے ہیں، پانچ سے چھ ہزار روپے ان سے لئے گئے ہیں، اس کے برعکس خیبر پختونخوا ایٹا نے ان کو ایک ہزار روپے چارج کیا ہے، میں یہ بھی اس قرارداد کے ساتھ Complement کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میڈیکل کمیشن یہ ضرور دیکھ لے، آج کل کی جو مہنگائی کے حالات ہیں، اس میں جو چھ ہزار لئے ہیں،

ہم نے توان کو ایک ہزار روپے چارج کیا ہے، وہ پانچ ہزار روپے جو بقایا رہتے ہیں وہ 45 یا 47 ہزار طلباء وطالبات کو Refund کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ اس کو اس قرارداد کا حصہ بنانا چاہتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔

جناب سپیکر: تو پھر لکھ کر دے دیں، ہم فی الحال اس کو پینڈنگ کر دیتے ہیں، تب یہ آپ لکھ کر دے دیں To make part of this resolution.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اچھا، .Okay

جناب سپیکر: اس کی کاپی ہم آپ کو بھیجتے ہیں، اسی میں آپ اس کے نیچے Add کریں پھر بھیج دیں۔ Ji, Wilson Wazir Sahib, move your resolution.

جناب ویلسن وزیر: میرے ساتھ اس ریزولیوشن میں جن آنریبل ایم پی ایز نے دستخط کئے ہیں، اس میں شوکت یوسفزئی صاحب ہیں، خوشدل خان صاحب اور صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب ہیں۔

ہر گاہ کہ 1985ء کے جنرل الیکشنز میں اقلیتی برادری کے لئے قومی اسمبلی میں دس، پنجاب اسمبلی میں آٹھ، سندھ اسمبلی میں نو، خیبر پختونخوا اسمبلی میں تین اور بلوچستان اسمبلی میں تین نشستیں مختص کی گئی تھیں، 2002ء میں جنرل پرویز مشرف نے لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت جنرل نشستوں کی تعداد میں اضافہ کر کے قومی اسمبلی میں دو سو سات (207) سے دو سو بہتر (272)، پنجاب اسمبلی میں دو سو چالیس (240) سے دو سو ستانوے (297)، سندھ اسمبلی میں سو (100) سے ایک سو تیس (130)، خیبر پختونخوا اسمبلی میں اسی (80) سے ننانوے (99) اور بلوچستان اسمبلی میں چالیس (40) سے اکاون (51) کر دی گئیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے لئے بھی قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں 17 فیصد نشستیں مختص کی گئیں، تاہم اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا گیا، لہذا خیبر پختونخوا اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر آئین پاکستان میں ترامیم کرتے ہوئے قومی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کے لئے مختص نشستوں کی تعداد میں اسی تناسب سے اضافہ کیا جائے جس تناسب سے جنرل نشستوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Inayatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس ریزولیوشن کے اوپر میرے دستخط ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ کے دستخط ہیں، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب کے دستخط ہیں، سردار حسین بابک صاحب کے دستخط ہیں، ثوبیہ شاہد صاحبہ کے دستخط ہیں، مولانا ہدایت الرحمان صاحب کے دستخط ہیں، سردار یوسف زمان صاحب کے دستخط ہیں، انور زیب خان منسٹر صاحب کے دستخط ہیں اور ایم پی اے فضل حکیم صاحب کے دستخط ہیں۔ میں اس کو پڑھ لیتا ہوں اور پھر آپ ہاؤس کے اندر اس کو Passage کے لئے Put کریں۔ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988ء کے قاعدہ 123 کے تحت آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ سابقہ قبائلی اضلاع اور ملاکنڈ ڈویژن کے اضلاع میں ٹیکس کی وصولی میں رعایت کا دورانیہ 2023ء تک بڑھانے سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر، حکومت نے پچیسویں آئینی ترمیم کے ذریعے وفاق کے زیر انتظام قبائلی اضلاع اور خیبر پختونخوا کے ملاکنڈ ڈویژن کی قبائلی حیثیت کو ختم کر کے اسے بندوبستی اضلاع میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تھا جس کے نتیجے میں طے پایا تھا کہ سابقہ قبائلی اضلاع اور ملاکنڈ ڈویژن میں شامل اضلاع میں 2023ء تک ٹیکس کی چھوٹ حاصل ہوگی اور استثنیٰ میں مزید توسیع کی گنجائش بھی دی گئی تھی۔ بدقسمتی سے گزشتہ دو دہائیوں سے ملاکنڈ ڈویژن قدرتی اور انسانی Disaster کی لپیٹ میں رہا ہے، زلزلوں اور پے درپے سیلابوں کے علاوہ ماضی میں یہاں پر حکومتی آپریشنوں نے لوگوں کے کاروبار اور معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور پھر عالمی وباء Covid-19 اور حالیہ تباہ کن سیلاب سے یہاں کی معیشت تباہی و بربادی سے دوچار ہوئی ہے۔ اب ایک بار پھر یہاں پر بدامنی کی ایک نئی لہر نے جنم لیا ہے جس کی وجہ سے کاروباری طبقہ علاقہ چھوڑنے پر مجبور ہے، لوگوں کو بھتہ کی کالیں موصول ہو رہی ہیں جن سے عام لوگوں کے علاوہ منتخب عوامی نمائندے اور صوبائی وزراء بھی غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں ملاکنڈ ڈویژن کے عوام اس قابل نہیں ہیں کہ وہ حکومتی فیصلے کے مطابق سال 2023ء سے ٹیکس دینے کی پوزیشن میں ہوں، لہذا میں اس

معزز ایوان میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پچیسویں آئینی ترمیم کے نتیجے میں سابقہ قبائلی اضلاع اور ملاکنڈ ڈویژن کی قبائلی حیثیت کو ختم کرکے اس کو بندوبستی علاقوں میں شامل کرنے کے فیصلے کے نتیجے میں 2023ء تک کی ٹیکس چھوٹ میں 2033ء تک توسیع دی جائے تاکہ یہاں کے کاروباری لوگوں اور عوام میں اس حوالے سے پائی جانے والی تشویش اور اضطراب کا ازالہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ جو قراردادیں پیش ہوتی ہیں، کم از کم ہمیں تو اس کی کاپی مل جایا کرے، اب ہمیں کیا پتہ ہے کہ کونسی قرارداد پیش کر رہے ہیں، نہ ہمیں پتہ ہے نہ کچھ ہے، بس قرارداد پیش ہو جاتی ہے۔ اچھی بات ہے میں تو اس سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ یہ وہاں کے عوام کی ایک ڈیمانڈ بھی ہے اور یہ متفقہ ڈیمانڈ ہے، میں اس کے ساتھ Hundred percent agree کرتا ہوں، میں اس کو سپورٹ بھی کرتا ہوں اور Agree بھی کرتا ہوں لیکن میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ کم از کم ساتھ سارے ممبران کو اس کی کاپی ملنی چاہیئے تھی، Any how حکومت اس کو سپورٹ کرے گی۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اب تھوڑا سا ایجنڈے پر آئیں، پھر ہمارے پاس کال اٹینشنز ہیں، پریولج موشنز ہیں لیکن اس طرف بعد میں آتے ہیں، اب آتے ہیں آئٹم نمبر 8۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات ڈائریکٹوریٹ جنرل لائیو سٹاک اور ڈیری ڈیویلپمنٹ (توسیعی) کے پراجیکٹ ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022ء کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022, in the House.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour):</u> Mr. Speaker, on behalf of the honourable Minister for Agriculture…..

<u>جناب سپیکر:</u> اذان ہو جائے، اذان کا وقفہ کرتے ہیں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت صاحب۔

<u>Minister for Labour:</u> Janab Speaker, on behalf of the honourable Minister for Agriculture, Livestock, Fisheries and Cooperation, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her general amendment in the Bill.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہاں پر میں ڈی جی لائیوسٹاک کے Honor میں، ان کی لائیوسٹاک کے لئے جو کوششیں ہیں اور سی ایم کے لئے بھی کہ جو لمپی سکن تھا ورنہ آپ قربانی کا گوشت نہ کھا سکتے، ڈی جی لائیوسٹاک کی Entire team کو اور سی ایم صاحب کو میں یہاں سے خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ میں نے جب یہ مسئلہ اٹھایا تو انہوں نے فوراً لمپی سکن کے لئے Vaccination کی، پیسے ریلیز کئے اور ڈی جی لائیوسٹاک اور ان کی Entire team نے یقین کریں کہ انہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اپنے آپ کو سمجھیں کہ موت کے قریب پا کر، کیونکہ یہ ایک ایسی Disease ہے کہ مچھر جب

ایک پر بیٹھتا ہے اور پھر جب دوسرے پر بیٹھتا ہے تو اس کو Automatically وہ Disease لگ جاتا ہے، جب میں نے ان کو Suggestions دیں، جب میں نے ان سے بات کی تو وہ فوراً Agree ہو گئے، انہوں نے ناکہ بندی کی، کوئی ایسا جانور نہیں آیا، بلکہ انہوں نے ناکہ بندی کی، میں ان کی Honor میں اپنی تمام امنڈمنٹس واپس لیتی ہوں، ڈی جی لائیو سٹاک کے Honor میں۔

Mr. Speaker: Good, well done, withdrawn. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Khushdil Khan Sahib, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Janab Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ، میں نے امنڈمنٹ لائی لیکن اس کو واپس لینے سے پہلے ایک دو بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں انسٹیٹیوشن کو مضبوط کرنے کی بات کروں گا، Good governance کی بات کروں گا اور جس صوبے میں یا جس ملک میں Good governance نہیں ہوتی تو اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ آج جو پاکستان میں ہو رہا ہے اور پھر پختونخوا میں ہو رہا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری اس اسمبلی نے ہزاروں امیدواروں کو، ہزاروں Applicants کو، ہزاروں Employees کو ریگولر کیا ہے، یہ ایک اچھی بات ہوتی ہے کہ ایک Applicant جو ایک پراجیکٹ میں Employee ہو جاتا ہے تو اس کی Expectation بھی پیدا ہو جاتی ہے، ان کی یہی Expectation ہوتی ہے کہ چلو کہیں تو ہماری سروس بھی مستقل ہو جائے گی، ہم اپنے بچوں کے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ کما سکیں گے۔ جناب سپیکر، میں جنرل بات یہ کرتا ہوں کہ اس میں جتنے بھی پراجیکٹ ملازمین کو ریگولر کر رہے ہیں لیکن اس میں Zonal quota نہیں ہے، Zonal

خواہ وہ First quota کی Rules میں بھی Provision ہے کہ جب بھی آپ ریکروٹمنٹ کرتے ہیں، خواہ وہ First کمیشن کرتا ہے یا یہاں پر Departmental Selection Committee، جو بھی کرتے ہیں تو There must be zonal quota اور پھر Zonal quota کے لئے Constitutional provision بھی دی ہے، اس لئے کہ کسی کے ساتھ Discrimination نہ ہو، اگر آپ Article 25 read with article 27 تو جب آپ آرٹیکل 27 پڑھ لیں تو اس میں یہ Clear لکھا گیا ہے، جس طرح فاٹا ہے، یہاں ہماری سیٹیں ہوتی ہیں، یہ ان Backward areas کو ڈیویلپ کرنے کے لئے ان کو Opportunity دینے کے لئے یہ کوٹہ رکھا گیا ہے، اب جب میں یہاں پراجیکٹ پالیسی پڑھ رہا تھا، پراجیکٹ پالیسی میں یہ Clear لکھا گیا ہے، The Zonal quota is not applicable، اب یہاں بیوروکریٹس بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آیا آپ کی یہ پالیسی Can supersede the rules and whether the rules supersede the law and whether the law supersedes the Constitution or not? میں آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ان کو آپ ہدایت دے دیں، اس میں Zonal quota observe اس لئے کرتے ہیں کہ اب یہ جتنے بھی پراجیکٹس Merged areas کے بارے میں ہیں، اب Merged areas میں فرض کیا، میں مثال دیتا ہوں کہ تیراہ میں کوئی ڈسپنسری ہو، تیراہ میں کوئی آفس ہو تو وہاں پر سوات کا آدمی کیا کام کرے گا، وہاں پر صوابی کا آدمی کیا کرے گا، کون کس طرح کرے گا، وہاں پر کسی اور ضلع کا، نوشہرہ کا وہاں پر جا کر، خیبر میں جا کر کیا وہ ڈیوٹی کر سکتا ہے؟ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ Bad governance آجاتا ہے، پھر وہاں وہ ڈیپارٹمنٹس بیٹھ جاتے ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ کام نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ صوابی کا آدمی وہاں پر نہیں جا سکتا ہے یا وزیرستان میں نہیں جائے گا، وہاں پر جو ڈیپارٹمنٹس ہیں جن پر ہم نے خرچ کیا ہے، ہم نے پیسے دیئے ہیں، وہ جس مقصد کے لئے ہم کرتے ہیں، وہ مقصد ہمیں حاصل نہیں ہوتا ہے۔ میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ کم از کم Zonal quota according to rules آپ Rule 12 دیکھ لیں، Khyber Pakhtunkhwa, Appointment, Promotion and Transfer آپ Rules, 1999 دیکھ لیں، اس میں Clear لکھا ہے کہ In each and every project of recruitment, the zonal district and divisional quota must be

لیکن جتنے بھی ہم نے Permanent کئے ہیں، جتنے بھی ہم نے ریگولرائز کئے ہیں، اس میں یہ observed ہوا ہے Quota observe؟ دوسری بات یہ ہے کہ اب یہ ایک لیٹر جو ابھی میرے پاس بھیجا ہے، یہ بھی فاٹا کے بارے میں ہے، اس میں تین ایسے پراجیکٹس ہیں، Integrated Agriculture Development in merged areas establishment of soil and water testing laboratory in merged areas------

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، ساتھ یہ بھی بتائیں کہ اب اس صورتحال میں کس طرح یہ Zonal quota observe کیا جاسکتا ہے؟ یہ تو سارے Contract employees تھے جو ہو گئے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اب تو نہیں ہو سکتا، دیکھیں جناب سپیکر، اب تو یہ Permanent ہو گئے ہیں-----

جناب سپیکر: اب اس میں تو نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ چاہیئے تھا کہ انہیں جو پراجیکٹ پالیسی میں Mention کیا، آج میں نہیں لایا کیونکہ میں چیمبر سے یہاں ڈائریکٹ آیا ہوں، میں نے یہاں سیکرٹری صاحب سے یہ ساری کتابیں لے لیں، اس میں یہ لکھا ہے کہ First they should be deleted from the project policy اور پھر جب یہ ایڈورٹائزمنٹ کرتے ہیں، یہ تمام Project employment یا ریکروٹمنٹ کے لئے بھی اس قانون کو Observe کرتے ہیں، لاء کو، پالیسی کو Observe کرتے ہیں، پھر ایڈورٹائزمنٹ کرتے ہیں اور ٹیسٹ انٹرویو لیتے ہیں، بالکل اس کی اپوائنٹمنٹ میں یا ریکروٹمنٹ میں یا پراسیس میں کوئی Illegality نہیں ہے، کوئی Unfair نہیں ہے لیکن صرف ان لوگوں کو ایک ٹائم پر، اب جناب سپیکر، آپ ہیں، آپ کا ایبٹ آباد ہے، اب ایبٹ آباد میں جب یہاں سے پشاور کے لوگ آجاتے ہیں اور پھر Low scale پر آجاتے ہیں تو وہ تو وہاں پر کس طرح جائیں گے؟ میرا یہ ہے کہ کم از کم یہاں پر اگر ایڈمنسٹریشن والے بیٹھے ہیں تو-----

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ تمام جتنے بھی Project employees ہیں، Different departments سے، ایک چیز کرتے ہیں کہ ان سب میں Zonal quota observe نہیں کیا جاتا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ پالیسی میں لکھا گیا ہے، اب ان کا یہ Appointing authority کا قصور نہیں ہے، یہ پراجیکٹ میں لکھا گیا ہے کہ The zonal quota will not be applicable. اب اگر میں ڈی جی صاحب کی مثال لے لوں کہ اگروہ کرنا بھی چاہتا ہے کہ میں Zonal quota observe کرلوں لیکن وہ نہیں کرسکتے کیونکہ وہاں Provision ہے، میں نے خود دیکھا، ان کو بھی پتہ ہوگا، ان کو ذرا Delete کرلیں تاکہ یہ میرٹ پر آجائیں، یہ جو پانچ چھ اور پراجیکٹس ہیں، ان کے Employees کو بھی اگر ان کے کیسز Under process ہوں تو They should also be، کیونکہ پھر یہ بھی Discrimination ہے کہ آپ ایک Project employee کو Permanent کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں کرتے یا Delaying tactics کرتے ہیں جناب سپیکر، باقی ڈی جی صاحب ہے یا ہمارا سیکرٹری اسرار خان ہے، جتنے بھی ہیں، وہ ہمارے ساتھ بہت Cooperative ہیں، یہ جو ریکروٹمنٹ کرتے ہیں، Transparent manner میں کرتے ہیں، وہ تمام مطلب جو Rules کی Requirements ہیں، یہ ایڈورٹائزمنٹ ہوگیا، ٹیسٹ انٹرویوز ہوتے ہیں، یہ سب کچھ جو ہوتے ہیں ان سے ہم مطمئن ہیں، لہذا میں ان کی کارکردگی کی بناء پر یہ تمام جتنی میں نے امنڈمنٹس لائی ہیں، میں ان کو واپس لینا چاہتا ہوں۔ تھینک یو۔

رولنگ

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میں Further proceed کرتا ہوں لیکن ایک رولنگ کے ساتھ کہ آئندہ کے لئے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے جو بھی نیو پراجیکٹس بنائے جائیں، ان پراجیکٹس میں جو بھی Employees کی ریکروٹمنٹ ہو، اس میں Zonal quota کو Observe کیا جائے تاکہ کوئی علاقہ اس سے Deprive نہ ہو اور Zonal quota کو Ensure کراتے ہوئے پراجیکٹ کے اندر لوگوں کو Employment دی جائے۔ جی منسٹر صاحب، یہ تو ہوگیا، انہوں نے Withdraw کردی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، ایک تو پہلے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، خوشدل خان صاحب اور نگہت اورکزئی صاحبہ، کیونکہ انہوں نے جو باتیں کیں وہ بالکل درست ہیں لیکن چونکہ بدقسمتی سے 2008ء کے تحت یہ ملازمین بھرتی ہوئے تھے، اس میں Clear cut لکھا ہوا ہے کہ اس پر Zonal

quota لاگو نہیں ہوتا ہے، اس لئے اب اس میں یہ نہیں ہو سکتا ہے لیکن آپ نے رولنگ بھی دے دی ہے، میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ساتھ اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ واقعی ملک کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔

Mr. Speaker: Clause 2 to 7 of the Bill: Since, all the amendments have been withdrawn, now, the question before the House is that the clauses 2 to 7-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ایک چھوٹی سی بات رہ گئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں Paravets کی جون میں سی ایم صاحب کی ایک سپیچ ہوئی تھی، اس میں جو لائیوسٹاک کے لوگ ہیں، ان کی Up gradation کی بات تھی، سی ایم صاحب نے کہا ہے کہ میں نے ان کو Up grade کر دیا ہے، ہمارے صوبے کے حالات کو دیکھتے ہوئے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری Up gradation اب سے کر دیں اور ہمیں جون کے بعد ان کی مراعات، ان کی تنخواہ، ان کا یہ سب کچھ اور یہ ان کا Genuine معاملہ بھی ہے، Genuine معاملے کے لئے میں سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کرتی ہوں اور لائیوسٹاک کے محکمے سے بھی ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کو جلد از جلد Proceed کر کے ان لوگوں کی Up gradation کر دیں، میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی ہوں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: So, the question before the House is that clauses 2 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 7 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات ڈائریکٹوریٹ جنرل لائیوسٹاک اور ڈیری ڈیویلپمنٹ (توسیعی) کے پراجیکٹ ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Shaukat Ali Yousafzai, on behalf of Minister for Agriculture, to please move that the Khyber

Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): On behalf of the honourable Minister for Agriculture, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General, Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Project Employees of the Directorate General, Livestock and Dairy Development (Extension) of Erstwhile Federally Administered Tribal Areas Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، منور خان صاحب کو ذرا موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، اب آئٹمز نمبر 10 اور 11 رہ گئے ہیں، اس کے بعد میں دے رہا ہوں، فضائیہ ڈگری کالج پشاور کے بچے گیلری میں موجود ہیں، میں انہیں، (قطع کلامی) وہ چلے گئے ہیں، ٹھیک ہے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، آپ کو خیال ہی نہیں ہے، آپ ہمیں بھی موقع نہیں دیں رہے ہیں، ہم یہاں بیٹھے ہیں، بس ہم اب صرف کورم کی نشاندہی کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی ایجنڈا آئٹم ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں ہے، مگر ان کو موقع تو دیں۔

جناب سپیکر: دے دیتا ہوں لیکن مجھے ساتھ Order of the Day بھی چلانا ہوتا ہے، آپ کی Dictation کے تحت تو میں اس کو Run تو نہیں کر سکتا۔

جناب منور خان: Dictation نہیں، ریکویسٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: تو پلیز، آپ بھی تھوڑا Cooperate کریں ناں،

Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa-----

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، ہمیں بھی ٹائم دیں، ہمارا بہت ضروری پریولج ہے۔

جناب سپیکر: میں نے صرف یہ Legislation کو لے لیا ہے، اس کے بعد میں Actual کے اوپر آرہا ہوں، تھوڑا سا سردار صاحب، Legislation میں بھی دلچسپی لے لیا کریں ناں، اصل کام تو آپ کا Legislation ہے، پوائنٹ آف آرڈر یا پریولج تو نہیں ہے، میں آپ کو ٹائم دے رہا ہوں، سب کو ٹائم دے رہا ہوں، آپ کو بھی دوں گا۔ ابھی کچھ ریزولیوشنز ہم نے لے لی ہیں، کچھ رہ گئی ہیں، وہ بھی لیتے ہیں۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا وزراء کی تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات مجریہ 2022ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: 'Consideration of the Bill': The Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill, 2022, in the House. The Minister for Parliamentary Affairs.

شوکت یوسفزئی صاحب پیش کریں گے یا کون پیش کرے گا؟

Mr. Shaukat Ali Yousafzai, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Thank you, Mr. Speaker Sahib. On behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Khushdil Khan Sahib and Ahmad Kundi Sahib, MPAs, to please move their joint amendment in clause 2, in the proposed section 7B in sub-section (1) of the Bill. Mr. Khushdil Khan Sahib.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you very much. Amendment in clause 2, in the proposed section 7B, in sub section (1), after the words “official use”, the words “or for any journey relating to his duties as such” may be deleted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، اس میں بڑا Clear cut لکھا ہے کہ Duties ، اب Duties کیا ہو سکتی ہیں؟ وہی ہو سکتی ہیں جو چیف منسٹر کسی کو Designate کریں یا کسی کو بھیجیں تو وہ اس Duty پر ہی جا سکتا ہے، لفظ Duty موجود ہے تو ان کا جو یہ “or for any journey relating to his duties as such” may be deleted، تو یہ Delete نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو چیف منسٹر کا اختیار ہے، اب چیف منسٹر سے ہم اس کا یہ اختیار بھی لے لیں کہ وہ کیا Duty دینا چاہتا ہے، کس Duty پر بھیجنا چاہتا ہے، یہ Official already لکھا ہوا ہے اور چیف منسٹر Duty assign کرے گا، اس لئے میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر یہ ہم Delete کر دیں پھر کون Duty assign کرے گا؟

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: With due respect اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو میں Existed جو بھی سیکشن ہے، وہ میں پڑھنا چاہتا ہوں جس کو یہ لوگ Substitute کر رہے ہیں۔

“7B. Usage of aircraft or helicopter etc. -- The Chief Minister may use an aircraft or helicopter of government, at government’s expenses, for his official use.”

اب اس کے بعد یہاں پر یہ جو امنڈمنٹ لا رہے ہیں وہ ہے “for any journey relating to his duties as such”، اس کا مطلب کیا ہے؟ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ Official use کا یہی مطلب ہے تو یہ آپ Addition کیوں لا رہے ہیں، ان کو کیوں آپ نے یہ for any journey relating to their duties ، تو پھر Distinguish ضرور ہو گا اور Official use میں بھی And the

اب journey for the other respect of duties، Duties کے بہت سے مطلب ہیں، Kinds ہیں، بہت سی قسمیں ہوتی ہیں کہ آپ کس طرح ڈیوٹی کرنا چاہتے ہیں، Official use at office، یعنی آپ پبلک ڈیوٹی کریں گے، As an official, means کہ آپ دفتر کے کام کریں گے، دفتر کے سلسلے میں آپ جو Matters related to your office, to your responsibilities to government، اس لئے Official ہے اور یہاں پر میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ Original کو Intact رکھیں اور یہ جو آپ نے For any journey relating to his duties ہے اس کو Delete کرنا چاہیئے، یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے یا آپ ہاؤس کو بتادیں کیونکہ آپ نے ابھی فرمایا کہ There is no difference between the official duty and the journey relating to the other duties، پھر جب اس میں فرق نہیں تو پھر آپ یہ کیا امنڈمنٹ لارہے ہیں؟ اس میں فرق ہے، اس میں There is ulterior motive اس کے Bottom میں Malafide ہے، اس میں دال میں کچھ کالا کالا ہوگا، اس لئے آپ نے یہ لائی ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو Delete کردیں ورنہ آپ اس پر ووٹنگ کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، آپ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں آج Legislation پر موقع دیا، بلکہ میں حکومت سے یہی گزارش کروں گا، دیکھیں، یہ Intentions جو ہیں وہ بالکل کھل عام نظر آرہے ہیں، اگر دیکھا جائے، ہمارا صوبہ چترال سے لے کر وزیرستان تک ہمیں معلوم ہے، ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے یہاں پر کوئی ایمرجنسی آتی ہے، اسی ایمرجنسی کو بھی ہم نے دیکھا ہے، وہ Militancy شکل میں، وہ قدرتی آفات کی شکل میں لیکن ظاہر ہے وہ ہمارے ہیلی (ہیلی کاپٹر) جو ہوتے ہیں وہ اس کام کے لئے نہیں ہیں، ظاہر ہے وزیراعلیٰ صاحب کو اور گورنر صاحب کو اختیار تھا، پھر یہ پی ٹی آئی کی حکومت امنڈمنٹ لے آئی، اب تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یکم نومبر 2008ء سے اگر آپ پڑھیں، یعنی یکم نومبر 2008ء سے اگر میں اس کو پڑھ کر سناؤں کہ خیبر پختونخوا کے وزراء کی تنخواہوں، وظیفوں اور مراعات

کے قانون کی جو دوسری ترمیم ہے کہ آغاز اور نفاذ تک کسی حکومت کے کسی ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹر میں کئے گئے تمام سرکاری سفر اور تفریحی ہوائی سفر، تعلیمی، تحقیقی اڑان بھرنے اور سیر کرنے کو اس قانون کے تحت جائز اور قانونی طور پر سمجھا جائے گا، طریقہ کار، ضابطہ کار میں کسی بھی قسم کی کوئی منظوری جیسی بھی صورت ہو، کسی بھی قسم کی باز پرس نہیں کی جائے گی، جناب سپیکر صاحب، ہم تو این آر او کی بات سنتے تھے، اب عددی اکثریت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا تُک کیا بنتا ہے کہ یکم نومبر سے لے کر آج تک پوچھ گچھ بھی نہیں ہوگی۔ اب اگر اسمبلی میں اکثریت کا یہی مقصد ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ ہم اپنے صوبے کے چار کروڑ عوام کو کس طرح Justify کریں گے؟ یہاں پی ٹی آئی کی حکومت سے پہلے اے این پی کی حکومت رہی ہے، کوئی وزیر اٹھے اور ہمیں بتائے کہ اسفندیار ولی خان نے کب ہیلی کاپٹر Use کیا ہے؟ یہاں پر ایم ایم اے کی حکومت تھی، مجھے کوئی یہ نہیں بتا سکتا کہ محترم سراج الحق صاحب یا محترم مولانا فضل الرحمان صاحب نے ہیلی کاپٹر Use کیا ہو، یہ تو بہت بڑی زیادتی ہے، میں تو پی ٹی آئی کے تمام ممبران سے درخواست کروں گا کہ کرپشن سے پاک پاکستان، کرپشن کے خلاف جو نعرہ ان لوگوں نے لگایا تھا، مجھے امید ہے کہ یہ میرے بزرگ جو پیچھے بیٹھے ہیں وہ سارے ہمارا ساتھ دیں گے۔ اب یہ کونسی بات ہے کہ ہم اس چیز کو غیر قانونی طور پر استعمال کرتے ہیں؟ پھر اگر عددی اکثریت کا فائدہ اٹھائیں گے اور اسی قانون میں ترمیم لائیں گے، ہم اپنے اداروں کو Bound کریں گے کہ آپ نے یہ نہیں پوچھنا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر کیوں استعمال ہوا ہے؟ لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ چار کروڑ عوام پر رحم کیا جائے، بھوک کی وجہ سے، افلاس کی وجہ سے، بدامنی کی وجہ سے، مہنگائی کی وجہ سے اور بے روزگاری کی وجہ سے، خدارا شوکت، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اسی امنڈمنٹ کو سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں، سپیشل کمیٹی بنائیں، جب آپ پبلک میں جاؤ گے تو اس قانون میں جب آپ ترامیم لاتے ہو تو کس طرح Justify کرو گے؟ کم از کم اس ہاؤس کو مطمئن کر لیں، چلو پھر ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں لیکن یہ کونسا طریقہ ہے؟ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ہم نے ایک ایک آنہ کا حساب دینا ہے، ہم نے اس غریب صوبے کے حقوق کی وکالت کرنی ہے، ہمارے جو اپنے چھوٹے موٹے وسائل ہیں، ہم نے اس کے امین بن کر پاسداری کرنی ہے۔ یہ کونسی بات ہوئی کہ 2008ء سے لے کر ابھی آپ سے پوچھنا بھی نہیں ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کو Justify کیا جا سکتا ہے، لہذا

میں پی ٹی آئی کے تمام ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہم نے دوبارہ عوام کے پاس جانا ہے، اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، ہم 2013ء سے دیکھ رہے ہیں، یہاں سے ہیلی کاپٹر اٹھتا ہے اور جا کر بنی گالہ میں بیٹھتا ہے، وہاں سے عمران خان صاحب کو اٹھا کر کبھی چارسدہ میں جلسہ ہے تو کبھی ایڈورڈز کالج میں جلسہ ہے، کبھی کرک میں جلسہ ہے تو کبھی ایبٹ آباد میں جلسہ ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، پھر وہ پارٹی جو صبح و شام مولانا صاحب کو، اسفندیار ولی خان کو، زرداری صاحب کو، آفتاب شیر پاؤ کو، محمود خان اچکزئی کو، سردار اختر مینگل کو اور تمام سیاسی جماعتوں کو چور چور کہتی ہے، برے القابات سے پکارتی ہے، کیا یہ لوگ ہمیں بتا سکتے ہیں؟ میں اسی حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اٹھیں، اس طرح کام نہیں چلے گا کہ ہمارے خلاف پراپیگنڈے کئے جائیں، ہمارے رکشوں کے پیچھے لکھا گیا، رکشوں کے پیچھے لکھا گیا، آج تک یہ لوگ ہمیں طعنے دے رہے ہیں آج تک لیکن میں چیلنج کرتا ہوں کہ اٹھیں، ثابت کریں، میں بھی پانچ سال منسٹر رہا، امیر حیدر خان ہوتی بھی یہاں پر پانچ سال تک پر وزیر اعلیٰ رہے، دس سال ان کی حکومت کے ہوئے، مجھے عوامی نیشنل پارٹی کا ایک ایم پی اے بتائیں، ایک ایم این اے بتائیں، ایک سینیٹر بتائیں، ایک صوبائی وزیر بتائیں، میں ریکویسٹ کروں گا، آج ہم نے متفقہ طور پر ریزولیوشنز پاس کی ہیں، آج ارشد ایوب صاحب نے بڑی اچھی بات کہی ہے، میں نے ابھی وزیر اعلیٰ صاحب کی Statement پڑھی ہے، پختونخوا کے حقوق کے لئے عوامی نیشنل پارٹی اگر یہ لوگ کہیں گے کہ پارلیمان کے سامنے احتجاج کریں گے، عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے میں صف اوّل میں ہوں گا، ہم نے نہ صرف یہ کہ اس صوبے کے آئینی حقوق کی وکالت کرنی ہے جناب سپیکر صاحب، بلکہ ہم نے اسی صوبے کے ایک ایک آنہ کا امین بننا ہے اور ہم بھی یہی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب، تھینک یو۔

<u>جناب سردار حسین:</u> ہم تو ان سے یہی توقع رکھ رہے ہیں، بالکل شوکت صاحب مجھے امید ہے کہ وہ اپنے ممبران کو مجبور نہیں کریں گے، فضل حکیم صاحب جو یہاں پر بیٹھے ہیں، ہمارے میاں صاحب ہیں، ہمارے بزرگ ارباب جہانداد صاحب ہیں، یہ سارے ہمارا ساتھ دیں گے اور ناجائز کو جائز بنانے کے لئے عددی اکثریت کو استعمال نہیں کریں گے، مجھے امید ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ گورنمنٹ جو یہ امنڈمنٹ لا رہی ہے، اس کے اغراض و مقاصد اور وجوہات جو تفصیل سے نہیں دی گئیں، حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ جس طرح یہ بل آیا تو پہلے اس پر ڈیبیٹ ہو، اس کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج کر اس پر غور وخوض کیا جائے، پھر اس کو دوبارہ اسمبلی میں لایا جائے لیکن چونکہ ایک ایسا بل جس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام اس سے اتفاق قطعاً نہیں کریں گے، وہ اس وجہ سے کہ اس وقت جو غربت ہے، جو مہنگائی ہے، جو بے روزگاری ہے، یہاں کے عوام کے تو بڑے مسئلے یہ ہیں کہ ان کو کس طرح ریلیف دیا جائے، ان کے مسائل کس طریقے سے حل کئے جائیں؟ نوجوان جو بے روزگار ہیں، ان کو کس طرح روزگار دیا جائے؟ اس اسمبلی سے جو منتخب اسمبلی ہے، اس اسمبلی سے لوگوں کی توقعات ہیں، اس صوبے کے ہر شہری کا یہ حق بنتا ہے کہ ان کو ریلیف ملے، ایسی پالیسی بنائیں، ایسی Legislation ہو جس کے ذریعے ان کے جو مسائل ہیں وہ فوری طور پر حل بھی ہوں اور ان کی جان و مال و عزت اور ان کی جو ضروریات ہیں، ان کی حفاظت کی ضمانت دی جائے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ بل جو آج یہاں پر لایا گیا ہے، کل اس پارلیمنٹ، اس اسمبلی کے ممبرز اپنے اپنے حلقوں میں جائیں گے تو وہ کیا جواب دیں گے؟ آپ اپنے لئے مراعات، وزراء کی مراعات، اس کے ساتھ وزیر اعلیٰ کے لئے مراعات اور پھر وہ ایسی مراعات جن کو قانونی Cover دیا جائے، آپ اندازہ لگائیں 2008ء سے لیکر 2022ء تک اس دوران یہ احتساب کا ڈیپارٹمنٹ بھی بنایا، نیب بھی تھا، بہت سارے اور ادارے جو تھے وہ اس پر سارا کچھ Investigation بھی کرتے رہے، اگر اس میں کوئی غیر قانونی تھی تو اس کے خلاف کیا عمل درآمد کیا ہے؟ اس پر کیا انکوائری، کیا کارروائی کی گئی ہے لیکن آج جو اس بل میں چونکہ پوری وضاحت تو نہیں ہے، رول گول کرکے پیش کیا جائے اور اپنی عددی برتری کو استعمال کرکے یہ بل پاس کر دیا جائے گا لیکن یہ کل ممبران جو گورنمنٹ بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بھی عوام کو منہ نہیں دکھا سکیں گے، اس وقت یہ عوام کا حق بنتا ہے، اس کے لئے ایک ہیلی کاپٹر استعمال ہوا ہے، یہ لکھا ہوا ہے کہ عوامی نمائندہ، سرکاری ملازم یا اس کے ساتھ معاون عملہ اضافی یا دیگر کوئی فرد یکم نومبر 2008ء سے لیکر خیبر پختونخوا کے وزراء کی تنخواہ کے آغاز تک کسی بھی حکومت کے، کسی ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹر میں کئے گئے تمام سرکاری سفر اور تفریحی ہوائی سفر بھی اس میں شامل ہے، یہ باقی

تو چھوڑیں کہ سرکاری سفر جو عوام کی خدمت ہے،اس کے ساتھ تعلیمی، تحقیقی اور اڑان بھرنے سیر کرنے اس طرح کی ساری چیزیں اس میں شامل کی گئی ہیں، ہم تو ان سے شروع سے یہ کہہ رہے تھے کہ اگر ہیلی کاپٹر کا ایک کلو میٹر کا خرچہ 22 روپے آتا ہے، یہ سہولت اس ملک کے عوام کے ہر شہری کا حق ہے،اس کو بھی ملنی چاہیئے اور پھر اس صوبے میں اگر اس کو قانونی Cover دی جارہی ہے، آج اس کو کیا ضرورت پڑی ہے، 2008ء سے آج تک چودہ سال ہوگئے ہیں اور چودہ سال کے دوران بہت ساری اس طرح کی Ambiguity بھی ہوئی ہوگی، بہت ساری اس طرح کی باتیں ہوئی ہوں گی، آج ان کو ضرورت پڑ گئی ہے کہ یہ اپنی جو اکثریت ہے،اس کو ایک Legal cover دے دیں، میرے خیال میں اللہ بھی معاف نہیں کرے گا، خیبر پختونخوا کے عوام بھی معاف نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ آج کی Legislation کو ترجیح دی جائے اور واقعی ترجیح دی جائے لیکن اس پر کھل کر بحث کی جائے، ہر ممبر کو یہ موقع ملنا چاہیئے، آپ نے اس پر حلف اٹھایا ہے، ہم نے بھی اس اسمبلی میں آکر یہ حلف اٹھایا ہے کہ ہم اس صوبے کے عام شہری کے حقوق کے تحفظ کے لئے حلف اٹھاتے ہیں، ان کے جو حقوق ہیں، بنیادی حق، یہ ساری مراعات جو گورنمنٹ کے لوگوں کو یا ہمیں ملتی ہیں، وہ کس بنا پر ملتی ہیں؟ یہ تو اس عوام کا پیسہ ہے، عوام سے جو ریونیو اکٹھا ہوتا ہے، یہ انصاف سے خرچ کیا جائے، نہ کہ ہمیں مراعات ملتی رہیں اور ہم اس وجہ سے اس کو اپنے تفریح اور سیر سپاٹے پر خرچ کردیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، میں یہ گزارش کر رہا تھا، اس میں تفصیل سے جانے کی ضرورت ہے لیکن یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب کا یہ دوسرا Tenure ہے، ماشاءاللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا، اب اس سے۔

سردار محمد یوسف زمان: ابھی بات یہ ہے کہ میرا خیال ہے یہ بھی اس سے اتفاق کریں گے کہ اس بل کو جو لایا گیا ہے یا تو اس کو واپس لیں، اگر واپس نہیں لیتے تو یہ کمیٹی کو بھیجیں، کمیٹی میں اس پر سیر حاصل گفتگو کی جائے اور اس ہاؤس کو بھی مطمئن کیا جائے، اس صوبے کے عوام کو بھی مطمئن کیا جائے، اس صوبے کے

عوام یہ چاہتے ہیں، آج، بالکل اچھی بات ہے، جو کسی نے کوئی غلط کام کیا ہے، اس کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

سردار محمد یوسف زمان: ہم اپوزیشن کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عصر کی نماز کا ٹائم ہے، اگر میں نے نماز کے لئے اجلاس کو ملتوی کیا تو پھر شاید نہ جڑ سکے، باقی ایجنڈا سارے لوگوں کا رہ جائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، بس یہی بات آپ نے بھی دہرانی ہے، What is the use of repetition، توRepeat نہ کریں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، جو میرے معزز ممبران صاحبان۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کا پوائنٹ آجائے تو پھر دیکھ لیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ 2008ء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو امنڈمنٹ دوں گا۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دیکھیں، 2008ء سے لینے کا مقصد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو خوشدل خان صاحب کی امنڈمنٹ پر بات ہو رہی ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، بدقسمتی سے اس کے کوئی Rules واضح نہیں تھے، اس لئے پہلی دفعہ Rules کو واضح کیا، اگر ہم نے اپنے لئے کرنا ہوتا تو ہم 2013ء سے کرتے، 2008ء سے لینے کا مقصد یہ ہے کہ کہیں اگر ہوا ہے تو چونکہ Rules نہیں تھے اور جو میرے بھائیوں نے بات کی، دیکھیں ہم سب کو پاکستان کی فکر ہے، اگر ہمیں لوگوں نے جوتے نہیں مارے ہیں، ہم نے نیب کو محدود کر دیا کہ پچاس کروڑ تک ایک بندہ کرپشن کرے گا تب جا کر آپ نے پکڑنا ہے، Otherwise انچاس کروڑ تک وہ کرے۔ جناب سپیکر، یہ امنڈمنٹ تو ہم لا چکے ہیں، اس پر تو ہمارا منہ کسی نے کالا نہیں کیا، ورنہ یہ تو جوتے مارنے والی امنڈمنٹ ہے، اگر کوئی پچاس کروڑ سے نیچے کرپشن کرے گا، نیب اس کو ہاتھ نہیں ڈال سکتا، کیا یہ عوام کی

فکر ہے؟ جناب سپیکر، چونکہ یہ ریگولرائزڈ کرنا ہے، یہ ایک ایسی پالیسی نہیں ہے کہ جس کے تحت ہر کوئی جس طرح مرضی ہے چلاتا رہے، اس کو پالیسی کے تحت لانے کے لئے امنڈمنٹ لائی گئی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کا جواب سنیں ناں، دیکھیں آپ نے بل کے اوپر امنڈمنٹ کے ساتھ اعتراضات کئے ہیں، وہ آپ کو جواب دے رہے ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، عوام کی فکر ان کو نہیں ہے، یہ ریگولرائزڈ کرنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، منسٹر صاحب کا جواب تو سنیں ناں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، تو میں ان کی امنڈمنٹ جو یہ کرنا چاہتے ہیں، میں اس کو Oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے Oppose کی ہے۔ جی خوشدل خان صاحب، انہوں نے Oppose کی، I will put it to vote then.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں اس کو واپس نہیں لیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ یہ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس کو پاس کریں گے لیکن میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم اس کو ہائی کورٹ میں چیلنج کریں گے، یہ ایک این آر او ہے اور ہم این آر او کو کبھی بھی ایسے نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ یہاں پر صرف دو چیزوں کی Legislation ہوتی ہے، ایک Personal interest اور ایک Public interest کی، یہاں پر زیادہ تر جو قانون سازی ہوتی ہے وہ ذاتی مفاد کے لئے ہوتی ہے، اپنی مراعات کے لئے ہوتی ہے، لہذا میں اپنی ترمیم کو واپس نہیں لیتا ہوں، اس پر ووٹنگ بھی آپ کر سکتے ہیں، جس طرح بھی کرتے ہیں، ہم واپس نہیں لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes', and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi Sahib. He is not around. Mr. Khushdil Khan Sahib, to please move his amendment in clause 2 of the Bill.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ جو 7B کی (3) sub-section میں جو امنڈمنٹ

Propose کر رہے ہیں کہ The Chief Minister may allow a Minister, Advisor or Special Assistant to Chief Minister, public servant or government servant, to use an aircraft or helicopter of government, at government's expenses, for official use or for any، تو اس میں میری جو امنڈمنٹ ہے، "Advisor or Special Assistant to Chief Minister" may be deleted.اس پر پھر میں بات کروں گا، اگر وہ اس کا مجھے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ اس لئے Delete نہیں ہو سکتا، یہ آپ دیکھیں کہ یہ سارے یہاں پر وہ لوگ ہیں جن کے پاس باقاعدہ محکمے حوالے ہوئے ہیں، جب کسی Advisor or Special Assistant کے پاس کوئی محکمہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی، پلیز، آپ ایک Seasoned politician ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، خیر ہے جی چھوڑیں، ان کو اگر اسلام کی سمجھ آتی تو اس طرح آج ہمارے ساتھ نہ ہوتا، جو کچھ ہو رہا ہے، اسلام کے ساتھ ان کے ہاتھوں سے جو مذاق ہو رہا ہے، سب سے اہم چیز کسی کے حقوق کا تحفظ کرنا ہوتا ہے، کیا انہوں نے حقوق کا تحفظ کیا؟ جو کرپشن کی ہے وہ تو واپس لیکر آ جاؤ ناں، اگر عوام کی فکر ہے تو وہ جو تمہارے لیڈر اتنے Billionaire بن گئے ہیں، ان کو کہو ناں کہ پیسہ واپس کرو، پھر عوام کی فکر کریں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، تشریف رکھیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، تشریف رکھیں پلیز۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ہوں۔

(شور)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، Counting تو کر لیں؟

جناب سپیکر: بابک صاحب، اگلے پر Count کر لیتے ہیں،

Mr. Khushdil Khan Sahib, please move your amendment in clause 2.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پہلے والی میں میں نے Explanation نہیں دی ہے-----

جناب سپیکر: انہوں نے ووٹنگ میں ڈال دی، ووٹنگ جو ہو گئی اس کے اوپر تو کیا کریں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مجھے Explain کرنا چاہیئے تھا کیونکہ میں نے امنڈمنٹ لائی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی کر دیں، خیر ہے کوئی بات نہیں، اور ساتھ یہ بھی پیش کریں، پہلے والی امنڈمنٹ کو پیش کر لیں پھر ان دونوں کو Explain کر دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، Sub section (4) and (5)، اس میں یہ In the proposed section 7B, the sub section (4), (5) and (6) may be deleted.، اب اگر میں اس پر بات کر لوں پھر اس کے بعد یہ جواب مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے ان دونوں کو کر لیں، پھر پہلے والی کو بھی کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کو میں Explain کر کے پھر-----

جناب سپیکر: Mix کر لیں، ابھی جو آپ نے تازہ کی ہے، پہلے اس پر کر لیں، Fourth amendment پر اور پھر اس کے بعد پہلے والی پر کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ایڈوائزر اور سپیشل اسسٹنٹ پر میں ذرا بات کرنا چاہتا ہوں، اگر ہمارے ساتھی معزز اراکین آئین کے آرٹیکل 129 کو آرٹیکل 130 کے ساتھ Read کر لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: Order in the House، یہ Back seats, no laughing in the House, please. میاں صاحب، ادھر سے بہت شور آرہا ہے آپ لوگوں کی طرف سے، پلیز۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ پڑھ لیں، اس میں ایڈوائزر کے لئے Provision ہے، وہ آرٹیکل 130 میں ہے کہ پراونشل گورنمنٹ میں چیف منسٹر پانچ ایڈوائزر رکھ سکتے ہیں لیکن یہاں پر ہم ایڈوائزری کی Interpretation غلط کرتے ہیں، Advisor means to advice to the Chief Minister in some important problems، اگر ان کو کوئی ضرورت ہو تو ان سے مشورہ لینا، فرض کیا آپ نے Advisor for education لیا، پھر یہ بھی آپ دیکھ لیں کہ ایڈوائزر کے لئے آپ Eligible آدمی کو رکھیں، جب آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ان کو دیتے ہیں، آیا وہ اتنا Capable ہے کہ آپ ان سے کوئی مشورہ لینا چاہتے ہیں یا ان سے Advice لینا چاہتے ہیں یا To want to seek the advice on an important subject of the education، آیا ان کو کچھ آتا بھی ہے یا نہیں آتا ہے؟ آپ ان کو صرف پولیٹیکل سکورنگ کے لئے کرتے ہیں یا پولیٹیکل ان کو خوش کرنے کے لئے، یہاں پر ایک ایڈوائزر اور ایک سپیشل اسسٹنٹ کو بھی میں یہ کہتا ہوں کہ He is not member of the Cabinet, even میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ کیبینٹ میں وہ بیٹھ بھی نہیں سکتے ہیں اور وہ Executive power بھی استعمال نہیں کر سکتے ہیں، Executive authority بھی استعمال نہیں کر سکتے اور وہ یہ استعمال کرتے ہیں، مطلب یہ Unconstitutional ہو گا، Un lawful ہو گا، ان کی کوئی بھی اتھارٹی نہیں ہے، میں یہ ثابت بھی کر سکتا ہوں، ہم دیکھتے ہیں کہ کیبنٹ میں بھی یہ لوگ بیٹھتے ہیں، آپ ہر جگہ ان سے صرف Only advice لے سکتے ہیں۔ سپیشل اسسٹنٹ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ کو جہاں تکلیف ہو، آپ کے ساتھ وہ Assist کرلے، ایک Matter ہو تو وہ آپ کو مدد دے، آپ کے ساتھ تعاون کرلے، نہ کہ وہ ایک منسٹر کی اتھارٹی کو Use کرے، یہ اگر Important ہے ہی نہیں اور نہ Responsible آدمی ہے، اس ایڈوائزر کو اور سپیشل اسسٹنٹ کو ہیلی کاپٹر Provide کرنا یا Facility دینا، یہ بالکل Unconstitutional ہے۔ جناب سپیکر، ہمارا یہ بہت غریب صوبہ ہے، میں کبھی کبھی فجر کی نماز کے لئے جاتا ہوں، آپ ایک چیز ذہن میں رکھیں، وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب یا آپ یا ہم جتنے بھی ہیں، ہم ایک ہی صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، خدا کی قسم جب میں نماز فجر کے لئے مسجد جاتا ہوں تو میں گلیوں جیسے بچوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ گندگی کے ڈھیر میں اپنے لئے اور اپنے

خاندان کے لئے رزق تلاش کرتے ہیں، تو مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ ہم کس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، یہ لوگ کیا کہیں گے، بچے کیا کہیں گے، ان بچوں کا مستقبل کیا ہو گا؟ میں صبح سویرے نماز کے لئے جاتا ہوں، ہمارے بیٹے گرم کمروں میں ہوتے ہیں، پھر بیکن ہاؤس جاتے ہیں، پھر اور کام، یہ بھی، کیونکہ ہمارا خالق ایک ہی ہے، ہم بھی ان کے مخلوق ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے بچے جو گندگی میں اپنے خاندان اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے لئے رزق ڈھونڈتے ہیں، کتنی شرم کی بات ہے، یہاں پر ہم کیا کرتے ہیں، ہم سب کو این آر او دیتے ہیں، صرف آپ لوگ نہیں دیتے، جو بھی آجائیں وہ دیتے ہیں لیکن یہ غلط بات ہے، اللہ تعالیٰ کا ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ ہماری زبان پر مہر ہو گا، سورۃ یٰسین میں لکھا گیا ہے، وہ ہمارے اندام بھی ہم پر گواہی دیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں پر یہ Ambiguity دور کی ہے کہ ہم نے یہ کیا ہے، میں سب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ اس صوبے پر رحم کریں، ان کو واپس لے لیں اور جو Original ہے اس کو Intact رکھیں، وزیر اعلیٰ صاحب جہاں بھی جائیں، یہ ٹھیک ہے لیکن یہ نہیں کہ آپ غریبوں کے پیسوں پر ظلم کیا کریں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Withdrawn or voting?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس پر ووٹنگ کریں۔

Mr. Speaker: Ji, okay. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

جب favour میں کسی نے نہیں بولا تو پھر میں کاؤنٹنگ میں ڈالوں گا۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

اب بتائیں کاؤنٹنگ کرنی ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ ووٹنگ کروائیں، پلیز۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جو 'Yes' والے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ شوکت صاحب، پہلے 'Yes' والے جو Favour میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ سیکرٹری صاحب، 'Yes' والے کاؤنٹ کریں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ‘Yes’ والے پندرہ ہیں، Those who are against، اب وہ کھڑے ہو جائیں، ‘Yes’ والے اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ ‘Yes’ والے پندرہ ہیں اور ‘Noes’ والے تینتیس ہیں۔

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped. Mr. Inayatullah Sahib, please move your amendment in clause 2 of the Bill.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in clause 2, in the proposed section 7B, for sub section (3), the following may be substituted, namely;-

“(3) The Chief Minister may allow a Minister, Chief Secretary, Additional Chief Secretary and Provincial Police Officer to use an aircraft are helicopter of Government, at Government expenses, for official use only in the state of emergency.”

سر، میں تمام امنڈمنٹس ملا کر بات کرنا چاہتا ہوں، مختصر بات کرنا چاہتا ہوں اور پھر آگے گفتگو نہیں کروں گا، صرف Amendments place کروں گا۔ جناب سپیکر، میں ایک ٹیکنکل نکتے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا اور خوشدل خان صاحب کی طرح میں بھی اناؤنس کر رہا ہوں On the Floor of the House کہ اگر آپ نے ان امنڈمنٹس کو پاس کیا، آپ نے ان کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر نہیں بھیجا، آپ نے اس پر Thoroughly deliberation نہیں کی، میں بھی اپنی پارٹی کے Behalf پر ہائی کورٹ کے اندر ان کو چیلنج کروں گا۔ (تالیاں) میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جس بل کے اندر آپ امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں، وہ منسٹرز کے پریویلجز اور سیلریز کا بل ہو اور یہ اس بل کے Scope سے باہر ہے تو آپ لاء کے اندر غلط امنڈمنٹ لا رہے ہیں، اس کے لئے آپ کو Separate piece of legislation لانا چاہیئے تھا، یہ Technically اور Legally غلط ہے، یہ میرا دوسرا نکتہ ہے۔ جناب سپیکر، میں تیسری بات بھی کہنا چاہتا ہوں، جس پر بابک صاحب نے بات کی، سردار صاحب نے بھی اس پر

بات کی، یہ جو آپ کلاز 7 کے اندر Blanket immunity دے رہے ہیں، جب ماضی کی کرپشن کو، ماضی کے اندر ہیلی کاپٹر کے غلط استعمال کو، ماضی کے اندر ہیلی کاپٹر کو رکشے کی طرح استعمال کرنے کو، آپ Protection دے رہے ہیں، آپ Future کے اندر ہیلی کاپٹر کو رکشے کی طرح استعمال کے لئے ایک راستہ ہموار کر رہے ہیں، میں جناب سپیکر صاحب، آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، آپ High moral ground پر ہوتے ہیں، آپ کی پارٹی High moral ground پر رہنا چاہتی ہے، آپ سارے لوگوں کو چور چور کہتے ہیں، آپ کیسے ماضی کے 2008ء سے لیکر اب تک ہیلی کاپٹر کے غلط استعمال کو Protect کرانا چاہ رہے ہیں، آپ کیسے اپنے اینٹی کرپشن کے اور کرپشن کے خلاف جہاد کے نعروں سے پیچھے ہٹ رہے ہیں؟ یہ شرم کی بات ہے کہ آپ ایمرجنسی کو استعمال نہیں کر رہے ہیں، بلکہ آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ Recreation کے لئے، تفریح کے لئے اگر کسی نے ہیلی کاپٹر استعمال کیا ہو تو اس کو بھی Protection دی جائے، یہ آپ کیا کیا کر رہے ہیں؟ اپنی پارٹی کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ اپنی پارٹی کے Manifesto کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے نوجوانوں کو ایک خواب دکھایا تھا، ایک کرپشن فری پاکستان کا سراب دکھایا، کرپشن کے خلاف جہاد کا، آپ تو کرپشن کو Protect کرنے کے لئے نکلے ہیں، (شور) آپ تو کرپشن کے حق میں جہاد کر رہے ہیں، اس اسمبلی کو بھی استعمال کر رہے ہیں، یہ Retrospective law ہے، یہ جو Back date میں آپ چیزوں کو Protect کرتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ اس کے کیا Consequences ہوں گے؟ اس کے بڑے خطرناک Consequences ہوں گے، اس اسمبلی کے فلور سے کل کوئی اٹھ کر ماضی کے اندر قتل کو بھی Protection دے سکتا ہے کہ اگر کسی نے 2008ء میں قتل کیا ہے، کسی نے کسی کو مارا ہے، کسی نے چوری کی ہے، کسی نے ڈاکہ کیا ہے، وہ 2008ء کے اندر نیا لاء بنا کر اس کو Protection دے سکتا ہے۔ (تالیاں) اس لئے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Regulate ضرور کریں، ہیلی کاپٹر کے استعمال کو Regulate ضرور کریں، ہیلی کاپٹر کے استعمال کے لئے ریگولیشنز بنائیں، اس کے لئے لاز بنائیں، اس کو کچھ لوگوں کے لئے Allow ضرور کریں لیکن میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیج دیں، اس پر Deliberation کریں، نیا لاء لے آئیں اور اس لاء کو جو Bad piece of legislation ہے، اس لاء کو جو کرپشن کی Protection کے لئے

بنایا گیا ہے، اس کو Withdraw کریں، میری ریکویسٹ ہے کہ پورے لاء کو Withdraw کریں یا اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بہتر یہی ہوگا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اختیار ولی صاحب۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، آنریبل سپیکر صاحب۔ یہ میرے دوست ایئر کرافٹ اور ہیلی کاپٹر کا بل لا رہے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم اس پر صرف تنقید برائے تنقید کریں بلکہ میں گزارش کروں گا، جتنے بھی آنریبل منسٹرز صاحبان جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ اس کو ذرا اس نظر سے دیکھیں کہ آپ نے اس صوبے میں حکومت لینے سے پہلے کیا وعدے کئے تھے؟۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، I request you, please; I have great respect for you, please; respect this House please.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین سپیکر مسند کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں)

<u>جناب اختیار ولی:</u> جناب سپیکر صاحب، میری گزارش ان سے یہ ہے کہ یہ جو بل لا رہے ہیں، اس بل کو پیش کر چکے ہیں، یہ اس کو بھول جائیں کہ یہ پی ٹی آئی کے ہیں، ہم مسلم لیگ نون کے ہیں یا اپوزیشن کے لوگ ہیں، ہم ان کے مخالف ہیں، ذرا تھوڑی دیر کے لئے یہ خود کو Unbiased کر کے یہ بالکل نیوٹرل ہو جائیں، اس بل کو دیکھیں، باہر صوبوں کے حالات خراب ہیں، صوبے میں آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ یہ صوبہ ایک ہزار ارب روپے کا مقروض ہو چکا ہے، یہاں پر ان کو دکھانے کے لئے ان کے پاس کوئی چیز ان کے پلے ہے ہی نہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ہر مہینے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Order in the House, please.

<u>جناب اختیار ولی:</u> تنخواہوں کے پیسے نہیں ہیں اور یہاں پر بل یہ آرہا ہے کہ ہیلی کاپٹر، جہاز اڑاؤ، جتنا مرضی ہو اڑاؤ اور اب سے نہیں 2008ء سے لیکر آج تک جتنا ہیلی کاپٹر آپ نے استعمال کیا وہ جائز ہے، یہ کروڑوں، یہ اربوں روپے اس قوم کے، اس غریب صوبے سے جس کی چار کروڑ آبادی ہے، اس کے لوگ،

صرف یہ اسمبلی نہیں، آپ بھی اور ہماری اسمبلی بھی، یہاں سے باہر جائیں تو ہائے ہیلی کاپٹر، ہائے جہاز اور ہائے یہ مراعات کا بل، اس پر ان کو خود سوچنا چاہیئے، آپ تو ان وعدوں پر آئے تھے کہ آپ نے خرچ کم کرنے ہیں، آپ نے بڑی سادگی اپنانی ہے، آپ نے تو ہیلی کاپٹر کا بل لا کر اپنے وعدوں کی، اپنے دعوؤں کی اور الیکشن کے منشور کی نفی کر دی ہے، یہ جو رکشے کی طرح یہ ہیلی کاپٹر استعمال ہوتا رہا ہے، اس کے بعد لگتا ہے کہ اس کو جس کی مرضی ہو، ہتھ گاڑی یا ریڑھی بنا دیا جائے گا، جتھے مرضی ہولے جاوے، اڑان دا ہی رہے، پھر اندھا ہی رہو، یہ پوری دنیا کو پتہ لگ گیا ہے کہ ہیلی کاپٹر کا بل صرف اور صرف عمران خان کے استعمال کے لئے Legalize کیا جا رہا ہے، یہ ایک غلط اقدام ہے، ہم اس کو Oppose کرتے ہیں، اس کو کبھی بھی سپورٹ نہیں کریں گے، بھلے آپ کے پاس عددی طاقت ہو، آپ کے پاس اکثریت ہو، آپ پاس کر لیں، آپ اس کو پاس کر سکتے ہیں لیکن عوام اور اپوزیشن اس کو یکسر مسترد کرتے ہیں، ایسے بلز کو ہم جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ عنایت اللہ صاحب، آپ احتجاج پر ہیں، آپ کی امنڈمنٹ پھر ڈراپ ہو جائے گی۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میری امنڈمنٹ آپ کے انتظار میں ہے، میں نے کہا ہے کہ میری امنڈمنٹ لیں، تمام Amendments stand کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں Stand کر رہا ہوں، پھر میں اس کو ووٹ کے لئے Put کروں گا، آپ اپنی سیٹ پر جائیں اور وہاں سے بات کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے نہ میری امنڈمنٹ پر ووٹنگ کی ہے اور نہ آپ نے میری امنڈمنٹ پر کاؤنٹنگ کی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں اس پر ووٹنگ کروں؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ہاں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ میری اس پر کاؤنٹنگ بھی کریں، دوسری بات میں یہ Again کہنا چاہتا ہوں کہ Original Bill کے Scope سے یہ بل باہر ہے، اس کے اندر ہم امنڈمنٹ نہیں لا سکتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that amendment, proposed by Mr. Inayatullah, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

Yes والے اپنی اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں اور کاؤنٹنگ اپنی اپنی سیٹ پر ہو گی۔ اختیار ولی صاحب، کاؤنٹنگ سیٹوں پر ہے۔ سیکرٹری صاحب، ذرا quickly count کریں، مغرب کا ٹائم ہونے لگا ہے۔ شفیق شیر آفریدی، آپ بھی کھڑے ہیں، اگر آپ Noes کے ہیں تو پھر ادھر کھڑے ہو جائیں، یہ Yes والے تھے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> پارلیمنٹ کا جو حق ہے، جو قانون سازی کرنے کا دائرہ اختیار ہے، یہ عوام نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ اگر ہم زیادہ ہیں تو عوام نے اختیار دیا ہے۔ (شور) سنیں تو سہی ناں، میرے خیال سے چودہ پارٹیاں ہیں اور بارہ بندے بیٹھے ہیں، آرام سے، اب No والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> میری Left side پر سولہ اراکین کھڑے ہیں اور میری Right side پر تیس اراکین کھڑے ہیں۔

Amendment is dropped. Mr. Khushdil Khan Sahib, amendment in clause 2 of the Bill.

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate:</u> I move amendment in clause 2, in the proposed section 7B: the sub sections (4), (5) and (6) may be deleted.

سر، اگر آپ (4)، (5) کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں Any aircraft or helicopter of Government, subject to availability and with the prior approval of the Chief Minister, be used for private purposes on payment of charges. سر، اس کا کیا مطلب ہے کہ ہیلی کاپٹر کو آپ رکشہ بنائیں گے، آپ اس کو ٹیکسی بنائیں گے، یعنی کوئی بھی آدمی چاہتا ہے تو مطلب وہ Apply کر سکتا ہے، دیکھیں، Be used for private purpose، اب دیکھو Official duties میں پھر Private purpose کے لئے، یہ کس طرح قانون سازی ہو رہی ہے، یہ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ It should be deleted.، اس طرح کا اگر آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس میں یہ (5) میں لکھا ہے کہ for such air journey or excursion، تو یہ چیز، اس طرح آپ (6) کو دیکھ لیں، The Administration Department of Government, with the approval of Government, may issue necessary standing operating procedure, for carrying out the purpose of this section. تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر رائے لی جائے، اس کو Delete کیا جائے کہ Private purpose کے لئے استعمال کرنا اور Excursion کے لئے استعمال کرنا، یہ ایک زیادتی ہے، پھر یہ ان کی جو Value ہے، وہ Standard بھی نہیں رہ جائے گی، لہذا میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ All these sub sections may be deleted from the Bill.

Mr. Speaker: Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, explain please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ قانون سازی ہو رہی ہے، جس طریقے سے ایک ایک اٹھ کر دھمکیاں دے رہے ہیں کہ ہم عدالت جائیں گے، پہلی بات تو یہ ہے کہ کم از کم آپ کی پارلیمنٹ کا جو حق ہے، جو قانون سازی کرنے کا دائرہ اختیار ہے، یہ عوام نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ اگر ہم زیادہ ہیں تو عوام نے اختیار دیا ہے۔ (شور) سنیں تو سہی ناں، میرے خیال سے چودہ پارٹیاں ہیں اور بارہ بندے بیٹھے ہیں، آرام سے بیٹھیں، چودہ پارٹیوں کے بارہ بندے بیٹھے ہیں، میں اس کی مخالفت کرتا ہوں، مسترد کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے مخالفت کر دی، اب ووٹنگ ہو گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ووٹنگ بھی کرائیں اور ہم آپ کو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped.

اب ووٹنگ کی ضرورت تو نہیں ہے، ووٹنگ کی ضرورت تو تب ہوتی ہے جب کوئی، جی بابک صاحب۔

(شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ظاہر ہے میں تجویز ہی دے سکتا ہوں، یہ Legislation گورنر صاحب کے پاس جائے گی، میں گورنر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس بل کو اسمبلی واپس کر دیں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: اگر یہ کھلے عام اختیارات کا ناجائز استعمال ہے تو میں گورنر پختونخوا کو درخواست بھی کروں گا کہ وہ اس کو واپس بھیج دیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کاؤنٹنگ بس ہو گئی ہے، ٹائم بچاتے ہیں کہ مغرب ہونے والی ہے، اب کاؤنٹنگ ہو گئی۔ کنڈی صاحب ہیں نہیں۔

Amendment in clause 2, in sub clause (5): Ji, Inayatullah Khan Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in clause 2, in the proposed section 7B, for sub section (5), the following may be substituted, namely;- "(5) While using any aircraft or helicopter, the Chief Minister, Chief Secretary, Additional Chief Secretary and Provincial Police Officer, so authorized under sub section (3), may be accompanied by and fly together with his support staff not more than two individuals that he deems necessary for such air journey or excursion."

Mr. Speaker: Thank you.

جناب عنایت اللہ: میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا تھا کہ میں بات نہیں کروں گا، صرف Put کریں۔

جناب عنایت اللہ: ہاں، میں اس پر بالکل بات نہیں کروں گا، Put کریں۔

جناب سپیکر: ٹائم بچاتے ہیں، نماز کا ٹائم ہے،

Again, the motion before the House is that amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped.

کنڈی صاحب نہیں ہیں، مسٹر خوشدل خان صاحب، آپ پیش کریں۔

Amendment in clause 2, in the proposed section 7B, sub section (7) of the Bill.

Mr. Khushdil Khan Advocate: I beg to move that in clause 2, in the proposed section 7B, sub section (7) may be deleted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میں Explanation دوں گا۔

جناب سپیکر: جی Explain کریں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میرا بھی اس میں ہے۔

جناب سپیکر: کریں جی، Shaukat Yousafzai, let him explain.

جناب عنایت اللہ: میرا خیال ہے، یہ Identical amendment ہے، میں بھی Move کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کی نہیں ہے، اب ختم ہے۔

جناب عنایت اللہ: سر، میری ہے، آپ دس میں دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: ہاں، عنایت اللہ خان صاحب کی بھی ہے۔

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in clause 2, in the proposed section 7B, sub section (7) may be deleted.

میں تھوڑا ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، بیا به ورپسې زه هم اوکړم، د دې نه پس به زه اوکړم کنه، د ه ته چې جواب ورکړی نو بیا به زه خبره اوکړم۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: اس کے Consequences ہیں، اس کے Serious consequences ہیں، یعنی آپ ماضی کے اندر غلط استعمال کو، سرکاری وسائل Tax payers money کو غلط طریقے سے کسی نے استعمال کیا ہے، Against law استعمال کیا ہے، Against rules استعمال کیا ہے، آپ اس کو Protection دیں گے، اس اسمبلی کو یہ اختیار دیں گے، آپ اس اسمبلی کو یہ اختیار دے رہے ہیں کہ اس

ملک کے اندر جتنے بھی جرائم ہوں گے، ان سارے جرائم کو یہ اسمبلی معاف کر سکتی ہے، اس کو Protectionدے سکتی ہے، یہ اس کے بڑے سیریس قسم کےConsequencesہوں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب عنایت اللہ: اس سے آپ ایڈووکیٹ جنرل اور لاء ڈیپارٹمنٹ سے بھی پوچھیں کہ کیا وہ اس امنڈمنٹ کو درست مانتے ہیں کہ ماضی کے اندر کئے گئے غلط کاموں کو آپ Protection دے رہے ہیں؟ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ کیا اس بل کے اندر جس میں آپ یہ امنڈمنٹ لا رہے ہیں کہ اس کے Scope کے اندر شامل ہے کہ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، پہلی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن والے اس بات پر اتفاق کر لیں کہ قانون سازی اس اسمبلی کا دائرہ اختیار ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ قانون سازی کی بات بھی کر رہے ہیں، اسمبلی کی بالادستی کی بات بھی کر رہے ہیں، ساتھ ساتھ اس گورنر کو بھی کہہ رہے ہیں، جوUn-electedہے، اس کو کہہ رہے کہ جی آکر اس کو روک لیں، یہ ان کے حالات ہیں۔ (شور) پہلے تو یہ اپنے آپ کو وہ کریں۔ دوسرا یہ ہے کہ میں نے کہا کہ پہلے اس کے لئے کوئی پالیسی نہیں تھی، اب ہم اس کو پالیسی کے فریم ورک میں لانا چاہتے ہیں تاکہ جو بھی استعمال ہو وہ درست طریقے سے ہو، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, ji Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: یہاں میرے ساتھی نے کہا کہ ہمارے پاس اختیارات ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عوام نے یہاں بھیجا ہے، قانون سازی کے لئے بھیجا ہے، ان کے مسائل کو ڈسکس کرنے کے لئے یا ملک کے جو حالات ہیں وہ ہم ڈسکس کر سکتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنی Discretion کو Mis-use کر لیں یا ان کو Exercise نہیں کر لیں، آپ کو جو بھیجا ہے اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ آپ کی اکثریت ہے، آپ یہاں پر ہر ناجائز اور غیر قانونی قانون سازی کر لیں، Defective قانون سازی کر لیں، میں آپ کو بتاؤں کہ آپ چار سال میں دیکھیں کہ آپ لوگوں نے یا اسمبلی نے کتنی قانون سازی کی؟ میں مانتا ہوں کہ آپ نے بہت قانون سازی کی ہے لیکن میں یہ بھی آپ کی

حکومت سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے ہر قانون کے کتنے Rules بنائے ہیں، آپ کی جتنی قانون سازی ہوئی ہے، آیا ان کے Rules ہیں یا نہیں؟ آپ نے Senior citizen کا ایکٹ پاس کیا ہے لیکن ابھی تک ان کے Rules نہیں ہیں، ہزاروں ایسے ہیں کہ ان کے لئے Rules نہیں بنائے ہیں اور جس قانون کے Rules نہیں ہوتے وہ قانون In effective ہوتا ہے، وہ Defective ہوتا ہے اور پھر اس پر کوئی عمل نہیں کیا جاتا، کیونکہ Rules کے ذریعے آپ ان کا استعمال کر سکتے ہیں، Rules کے بغیر استعمال نہیں کر سکتے، یہ آپ اپنے اختیار کو Mis-use کر رہے ہیں۔ سر، دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر یہ جس سیکشن کی Substitution کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے اس کو یہاں پر Retrospective effect کیا ہے، یہ کہتے ہیں کہ یکم نومبر 2008ء سے لے کر اور پھر اس میں ایڈوائزر اور سپیشل اسسٹنٹ کو بھی شامل کیا ہے، دوسروں کو بھی شامل کیا ہے، دو طریقوں سے قانون سازی ہوتی ہے، اگر Beneficiaries قانون سازی ہو تو اس میں آپ Retrospective دے سکتے ہیں لیکن جہاں پر Expenditure کی بات آجاتی ہے، جہاں پر اخراجات کی بات آجائے، جہاں پر اس وقت یہ لوگ Entitle نہیں تھے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ Beneficiaries نہیں ہیں، بلکہ یہ Against expenditure ہیں، لہذا Retrospective effect آپ نہیں دے سکتے، آپ چوروں کو وہ تحفظ نہ دیں، آپ کرپٹ لوگوں کو تحفظ نہ دیں، آپ صرف ایک آدمی کی کارکردگی اور ان کی زیادتی کو وہ کر رہے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب، مغرب کی اذان ہونے والی ہے۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

Yes والے اپنی اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> Okay، Yes والے بیٹھ جائیں۔ بابک صاحب، آپ تشریف رکھیں، اب No والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Speaker:</u> Fifteen and twenty nine.

(شور)

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا وزراء کی تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister Sahib, please move.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Janab Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: Sardar Yousaf Zaman Sahib, to please move his privilege motion No. 202, in the House.

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، میرے استحقاق کی جو تحریک ہے، جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس طرح کی بہت کم چیزیں دیکھی ہیں، میں تقریباً کوئی تیس چالیس سال سے مختلف اسمبلیوں میں رہا ہوں لیکن اس طرح کے واقعات بہت کم پیش آئے، جس کی وجہ سے میں ایک اہم مسئلہ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرا حلقہ انتخاب PK-34 میں اے ڈی پی 22-2021ء کے تحت میری نشاندہی پر گورنمنٹ ہائی سکول نواز آباد کی

Up gradation اور اسی طرح ہائی سکول سے ہائر سیکنڈری اور گورنمنٹ ہائی سکول ڈاڈر کی Up gradation ہائی سے ہائر سیکنڈری کی منظوری ہوئی ہے، حسب ضابطہ ٹینڈرز ایوارڈ ہو چکے تھے، محکمہ تعلیم ضلع مانسہرہ نے مجھے بحیثیت ایم پی اے نواز آباد کا سنگ بنیاد رکھنے اور ڈاڈر کے جاری پراجیکٹ کا معائنہ کرنے کا پروگرام مورخہ 8 نومبر 2022ء کو 09:00 بجے طے کیا، متعلقہ سکولوں کے پی ٹی سیز بمعہ والدین اور معززین کو بھی اس بابت طے شدہ شیڈول کے مطابق مطلع کر دیا۔ جب طے شدہ شیڈول کے مطابق میں سکول میں پہنچا تو سکول کے پرنسپل نے بتایا کہ خیبر پختونخوا کے محکمہ تعلیم نے بذریعہ ڈی ای او مانسہرہ پروگراموں کو منسوخ کرنے کی ہدایت جاری کی ہے اور والدین کو بھی سکولوں کے اندر آنے سے روک دیا گیا ہے، بحیثیت منتخب نمائندہ اور معزز ایوان کے رکن کے طور پر میرے فرائض میں شامل ہے کہ میں اپنے حلقہ کے سکولوں اور ترقیاتی کاموں کا مکمل معائنہ کروں اور تعلیمی سرگرمیوں اور سکولوں میں سہولیات کی فراہمی کے لئے اپنا کردار ادا کروں۔ محکمہ تعلیم کے ذمہ داران کے غیر قانونی، غیر اخلاقی اقدام عوامی نمائندہ کی ذمہ داری اور عوامی مفاد کے کام میں بے جا رکاوٹ سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہٰذا اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے اور اصل حقائق کو ایوان کے سامنے لا کر تادیبی کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کامران بنگش صاحب۔

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ کسی بھی کام کا افتتاح اور ان کاموں کا معائنہ کرنا آپ کو پتہ ہے کہ متعلقہ محکمہ جات پوری رپورٹ Collect کرنے کے بعد ہی اس کا افتتاح کرنا ہوتا ہے، اس میں بڑی Technicalities ہوتی ہیں، میری سردار صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے اور اس ہاؤس سے بھی، کہ اس کو ڈیفر کیا جائے، جب Concerned Minister آئیں تو وہ اس کا Proper جواب دے دیں گے۔ میری ریکویسٹ صرف اتنی ہے کہ شہرام خان ترکئی صاحب آج

نہیں ہیں، یہ ان کا محکمہ ہے انہوں نے چھٹی لی ہوئی ہے، یہ ان کا محکمہ ہے، Next اجلاس تک اس کو روکا جائے تاکہ ڈیپارٹمنٹ کی پوری رپورٹ آپ کے سامنے لے آئیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، ڈیفر کرلیں، شہرام صاحب آئیں تو ان سے جواب لے لیتے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: چلو، میں اس کی تھوڑی سی تفصیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تفصیل تو بڑی تفصیل ہے، ابھی اذان کا ٹائم ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: اس میں ایک اور اہم بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار محمد یوسف زمان: بے شک ڈیفر کردیں لیکن میں ذرا لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ میرے ساتھ انہوں نے جو زیادتی کی ہے، ہمیں حلقے میں روکا ہے، لوگوں کے کاموں کو روکا ہے اور جو پراجیکٹس شروع کرنا تھے، ان میں بھی تاخیر کی گئی لیکن اس کے بجائے جہاں افسران نے ان کو ہدایت کی تو انہوں نے اپنی ساری چیزوں کو چھپانے کے لئے متعلقہ جو پرنسپل ہے اور پرنسپل کے ساتھ ہی جو ایس ڈی او ہے وہاں کے پی اینڈ ڈی کے، حالانکہ ہدایت انہوں نے کی تھی، پروگرام انہوں نے رکھا تھا لیکن اس کے باوجود ان کو ٹرانسفر کردیا ہے، ڈی ای او نے آرڈر کیا ہے، ضلع بدر کیا ہے، جو بڑی زیادتی ہے۔ اس سے پہلے کہ اس پر ٹھیک ہے آپ ڈیفر کریں، بے شک اسے پھر سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں لیکن یہ ہدایت کریں کہ ان لوگوں کو بے جا خوامخواہ کیوں تکلیف دی ہے، ٹرانسفر کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ اسی Near agenda پر لے آئیں تاکہ منسٹر صاحب ہوں، وہ اس کا جواب دے دیں، تب تک ہم اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ، ابھی کسی لمحے اذان ہو جائے گی۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ یہاں پر تحریک استحقاق کی بات ہو رہی ہے، میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہ رہی ہوں کہ یہاں سے منسٹر ٹرانسپورٹ صاحب نے ایکٹ میں ترمیم کر کے

ملازمین کی مستقلی کا ایک ایکٹ پاس کروایا تھا لیکن اس کی Implementation نہ ہونے کے بعد پھر معاملہ اسمبلی کے اندر آیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر پھر بات کرلیں، کل ڈپٹی سپیکر صاحب اس کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس میں ٹیبل کر رہے ہیں، جب وہ ٹیبل ہو جائے تو اس کے بعد اس پر بات کرلیں۔ کل وہ رپورٹ ٹیبل ہو رہی ہے۔ اب ارباب جہانداد صاحب کو پہلے موقع دیتے ہیں کہ ان کا کال اٹنشن بڑے عرصے سے پینڈنگ جا رہا ہے، پھر اس کے بعد آپ کو بھی موقع دے دیتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس کا مسئلہ استحقاق میں تبدیل کرایا جانا

Mr. Speaker: Arbab Jehandad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2567, in the House.

ارباب جہانداد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بہت زیادہ انتظار کروایا، میں جو آپ کے سامنے ابھی پیش کر رہا ہوں، یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ CRPC کے تحت کوئی پابندی عائد نہیں کہ پوسٹ مارٹم رات کے وقت نہ کیا جائے جس کی روشنی میں محکمہ صحت نے متعلقہ ہسپتالوں کو ہدایات بھی جاری کی ہیں لیکن اس کے باوجود رات کے وقت تاحال پوسٹ مارٹم نہیں کئے جاتے جس سے عوام الناس کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 4 دسمبر بروز اتوار، بمقام لالا کلے میں ارباب شبیر احمد کو نامعلوم چوروں نے شہید کیا، اس کی Dead body بارہ بجے مردہ خانے میں پہنچائی گئی، اس کے ساتھ لواحقین بھی تھے، پھر اس کے بعد میں نے خود سیکرٹری ہیلتھ سے بھی رابطہ کیا، منسٹر ہیلتھ صاحب جو بڑے ہمارے تگڑے منسٹر ہیں، ان کا ایک پی اے ہے ارسلان، اس بے چارے نے بھی ساڑھے تین بجے ٹیلیفون اٹھالیا لیکن وہ بھی ناکام ہوا، پھر میں ساڑھے تین بجے خود گیا، وہاں جا کر اس جگہ کے جو حالات دیکھے تو ایک تو یہ چاہیئے کہ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے، اس کو دیکھنا بھی چاہیئے کہ یہ کوئی Slaughter house ہے، وہ انسانوں کے لئے بالکل نظر نہیں آتا تھا۔ اچھا دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے ادھر ایک بندہ بٹھایا ہوا ہے، اس سے پہلے بھی ایک لاش کو تالا لگا کر رکھا تھا، یہ بھی بہت افسوس کی بات ہے، اس کے بعد میں نے خود جا کر جو دیکھا ہے، وہ

ایک بندہ ادھر ایسی حالت میں ڈیوٹی پر تھا، وہ ایسا نظر آرہا تھا جیسے کہ وہ Ice addict ہو، اس کے ساتھ میری جب بات ہوئی تو وہ بات کرنے کے قابل نہیں تھا، پھر میں نے لوکل پولیس سے کہا کہ وہ بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب، اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

ارباب جہانداد خان: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تحریک ہے، اس پر ایک تو میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، میری اس تحریک کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور مہربانی کرکے آپ اس اسمبلی میں ان کو بلا کر پوچھیں کہ یہ ڈاکٹرز ہیں کہ یا یہ قصائی ہیں؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی، یہ میری جو تحریک ہے، اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں جی، مہربانی۔

جناب سپیکر: Okay. یہ جوان کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے نمبر 2567، ہم اس کو پریویلیج موشن میں Convert کرتے ہیں، آپ ان کو پریویلیج دے دیں گے، ٹھیک ہے منسٹر صاحب؟ کیونکہ یہ جو بات کر رہے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، اذان ہو جائے گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ارباب جہانداد صاحب نے جس بات کی طرف یا جس پریویلیج کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے، وہ بہت Important ہے، اس طرح یہ پہلے Pre-Pakistan کی بات ہے کہ ہماری ہسٹری جو ہم پڑھ رہے ہیں، یہ میڈیکل (رپورٹ) جو Legally ہے، ان دنوں میں تاریکی تھی، بجلی کا سسٹم نہیں تھا، ہم لالٹین وغیرہ استعمال کرتے تھے، انہوں نے یہ Introduce کر دیا کہ رات کو آپ پوسٹ مارٹم نہ کریں کیونکہ پوسٹ مارٹم کا یہ مطلب ہے کہ Medical aspects آجائیں کہ اس میں کیا ہوا ہے؟ اب اس کے بعد جب پاکستان بن گیا، پھر شکر الحمدللہ بجلی بھی ہے، یہ اس کو Misuse کر رہے ہیں، اس پر آپ ان کو ڈائریکشن دے دیں، جس طرح انہوں نے اپنے کال اٹنشن میں لکھا ہے کہ Already گورنمنٹ ڈائریکشن دے چکی ہے کہ آپ رات کو بھی کریں، کیونکہ ایک آدمی ہو اور اس کو مارا جائے، پھر ساری رات اس کی لاش وہاں پر پڑی رہتی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، خوشدل خان، جب CRPC میں کوئی پابندی نہیں ہے تو پھر آئندہ جو بھی ڈاکٹر پوسٹ مارٹم سے انکار کرے گا، اس کے خلاف قانونی تادیبی کارروائی ہو گی، اس کی جو سروس بک ہے، اس

میں بھی نوٹ چڑھایا جائے گا تاکہ یہ ڈاکٹر Inefficient ہے اور وہ اپنی Duty hours کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔

Mr. Speaker: So, the call attention notice No. 2567 is converted into privilege motion. The question before the House is that the privilege motion of Arbab Jehandad Khan, MPA may be referred to the concerned Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the concerned Committee.

اب عنایت اللہ خان صاحب، میاں نثار گل صاحب، ملک بادشاہ صالح صاحب اور محترمہ نگہت اور کزئی صاحبہ کا یہ مشترکہ کال اٹنشن نوٹس ہے، آپ سب کا، کوئی بھی پیش کرتا ہے تو وہ کر لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ریگی ماڈل ٹاؤن کا منصوبہ تین عشروں کے بعد بھی حل نہ ہو سکا، زون ون، زون ٹو اور زون فائیو کے پلاٹ ہولڈرز ابھی تک اپنے پلاٹوں سے محروم ہیں، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ایک عوامی مسئلہ ہے اور حل طلب ہے، کیونکہ ان تینوں زون میں نہ صرف سرکاری ملازمین بلکہ شہداء کے ورثاء کے بھی پلاٹس ہیں، حکومت اس مسئلے میں دلچسپی لے کر دوسری تمام ہاؤسنگ سکیم سے پہلے یہ دیرینہ مسئلہ حل کرے۔

جناب سپیکر صاحب، وقت کم ہے، اس پر ڈیبیٹ بھی نہیں ہو سکتی ہے، میری ایک تجویز ہے، اگر میرے Co-movers agree کرتے ہیں تو وہ بھی بات کریں کہ یہ بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے، اس پر اگر ہم ڈیبیٹ کریں گے تو ہم کسی Conclusion پر نہیں پہنچیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں یا اس کے لئے کوئی سپیشل کمیٹی کسی حکومتی منسٹر کی نگرانی میں بنائی جائے، اس پر ہم اسمبلی میں Recommendations لے آئیں۔

جناب سپیکر: کون Respond کرے گا؟ ٹھیک ہے، اذان ہونے والی ہے، یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس کو وہاں کمیٹی میں ڈیٹیل سے دیکھ لیا جائے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صاحب، اصل ایشو جو تھا، وہاں جو کوکی خیل قبیلہ ہے، اس کی وجہ سے یہ ساری رکاوٹ آئی تھی، اس کے بعد پھر جو پی ڈی اے کی جو بورڈ میٹنگ ہوئی تھی، اس میں یہ ایشو Take-up ہوا، اس کے بعد جو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہیں، انہوں نے کمشنر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی، اس کی دو تین میٹنگز بھی ہو چکی ہیں، فائنل میٹنگ جو بلائی گئی ہے، اس میں کافی حد تک چیزیں ہو چکی ہیں، اب میرے خیال سے ان کو چھوڑا جائے، وہ جو میٹنگ ہے جب وہ فائنل ہو جائے، کیونکہ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ ہم نے کافی حد تک اس میں Success کر لی ہے، اگر وہ حل نکل آتا ہے تو میرے خیال سے پھر وہاں جانے کے لئے نہ نکلیں، پھر Next میں بالکل آپ چلے جائیں، کمیٹی میں بھی جائیں، جو بھی آپ کو مناسب لگے۔

Mr. Speaker: The setting is adjourned till tomorrow, 2.00 pm, afternoon, Tuesday, 13th December, 2022.

(اجلاس بروز منگل 13 دسمبر 2022ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)